

PDFBOOKSFREE.PK

حج و عمرہ اور قربانی و عیدین



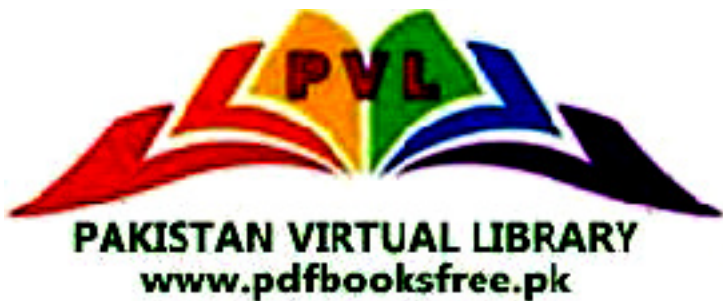
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک ضروری گزارش!

معزز قارئین کرام! اس کتاب کو عام قاری کے مطالعہ، اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور ثوابِ دارین کے خاطر پاکستان ورچوئل لائبریری پر شائع کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو میری یہ کاوش پسند آئی ہے یا آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے کوئی راہنمائی ملی ہے تو برائے مہربانی میرے اور میرے والدین کی بخشش کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا ضرور کیجئے گا۔ شکریہ

طالب دُعا سعید خان

ایڈمن پاکستان ورچوئل لائبریری



مختصر مسائل واحکام

حج وعمرہ اور قربانی وعیدین

(قرآن کریم اور صحیح احادیث کی روشنی میں)

تالیف

ابو عدنان محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر (سعودی عرب)

ناشر

توحید پبلیکیشنز، بنگلور۔ انڈیا

اشاعت کے دائمی حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

☆ مختصر مسائل واحکام حج و عمرہ اور قربانی وعیدین : نام کتاب :

☆ ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین : تالیف :

☆ ابو صفیہ شاہد ستار : کمپوزنگ :

☆ ۲۰۰۲ء ۱۴۲۳ھ : طبع اول :

ہندوستان میں ملنے کے پتے:

1- توحید پبلیکیشنز، ایس آر کے گارڈن

بنگلور۔ فون. ۶۶۵۰۶۱۸

2- چارمینار بک سنٹر

چارمینار روڈ، شیواجی نگر، بنگلور۔ ۱

3- میسور، فون. ۴۹۲۱۲۹

رابطہ: E-Mail: tawheed_pbs@hotmail .com



آئینہ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	آئینہ مضامین	3	۲۰	مزدلفہ کو روانگی	29
۲	پیش رس	5	۲۱	یوم نحر و قربانی اور احرام اتارنا	30
۳	مختصر مسائل واحکام حج و عمرہ	6	۲۲	ایام تشریق اور قیام منیٰ	33
۴	فضائل و برکات حج و عمرہ	6	۲۳	بچوں کا حج و عمرہ	35
۵	فرصت حج اور تارک کیلئے وعید	7	۲۴	طواف وداع	36
۶	مفہوم استطاعت	8	۲۵	احکام و آداب زیارت مدینہ منورہ	36
۷	حج بدل	8	۲۶	مختصر مسائل واحکام قربانی و عیدین	41
۸	سفر حج و عمرہ پر روانگی	9	۲۷	عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت	41
۹	موقیت حج و عمرہ	12	۲۸	قربانیاں	42
۱۰	احرام باندھنے کا طریقہ	13	۲۹	قربانی کرنے والے کیلئے ہدایات	43
۱۱	محرمات احرام	16	۳۰	ذبح و نحر کا مسنون طریقہ	44
۱۲	آداب حرمین شریفین	17	۳۱	قربانی کے جانور	45
۱۳	مباحات احرام	17	۳۲	جانوروں میں مطلوبہ اوصاف	46
۱۴	آداب دخول مکہ و مسجد حرام	19	۳۳	جانوروں کے عیوب و نقائص	46
۱۵	مسائل واحکام اور طریقہ طواف	20	۳۴	جانوروں کی عمریں اور دانت	47
۱۶	مسائل واحکام اور طریقہ سعی	24	۳۵	فوت شدگان کی طرف سے قربانی	48
۱۷	مسائل واحکام اور طریقہ حج	27	۳۶	گوشت کی تقسیم	48
۱۸	احرام حج اور منیٰ کو روانگی	27	۳۷	قرض لے کر قربانی کرنا	49
۱۹	عرفات کو روانگی	28	۳۸	بعض ہیودہ کوششیں	49

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۹	فلسفہ عید	50	۵۰	عید کا وقت	54
۴۰	آغاز و حکم عید	50	۵۱	نماز عید سے پہلے یا بعد کوئی نماز؟	54
۴۱	خوبصورت لباس و خوشبو	51	۵۲	آذان و اقامت	54
۴۲	کچھ کھا کر جانا (عید الفطر پر) اور آ کر کھانا (عید الاضحیٰ پر)	51	۵۳	رکعت نماز عید	55
۴۳	شہر سے باہر عید	51	۵۴	کیفیت و طریقہ نماز عید	55
۴۴	عورتوں کا عید گاہ جانا	52	۵۵	خطبہ عید	56
۴۵	پیدل اور سوار	52	۵۶	نماز عید کی دوسری جماعت	57
۴۶	راستہ بدلنا	52	۵۷	دوسرے دن نماز عید	58
۴۷	تکبیرات کہنا	53	۵۸	عید مبارک کہنے کا مسنون انداز	58
۴۸	اوقات و انداز	53	۵۹	اجتماع عید و جمعہ	58
۴۹	تکبیرات کے الفاظ	53	۶۰	مختصر طریقہ حج	60
				حج افراد	60
				حج، قرآن	61
				حج تمتع	62



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیش رس

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ، وَنُسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مِنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ:

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حج و عمرہ اور قربانی کے موضوع پر ہم نے پہلے ”سوئے حرم“ کے نام سے ایک پروگرام ریڈیو
متحدہ عرب امارات ام القیوین سے پیش کیا اور پھر شارجہ ٹی وی سے۔ اور بعد میں انھیں الگ الگ
مفصل کتابوں کی شکل میں بھی مرتب کر کے شائع کر دیا۔ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ۔

اب ہم ”حج و عمرہ اور قربانی وعیدین“ کے طول طویل مسائل واحکام کو بہت ہی مختصر انداز
سے آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ضروری مسائل اس مختصر انداز میں آپ کیلئے
باعث استفادہ و پسندیدگی ہونگے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو شرف قبولیت سے نوازے، اور ہمارے
لئے، ہمارے فاضل ساتھی حافظ عبدالرؤف (شارجہ) جنکی ”سوئے حرم“ پر تخریج ہے، جس سے ہم
نے اس میں بھی استفادہ کیا ہے، انکے لئے اور ہمارے معاون تمام دوست واحباب کیلئے دنیا و آخرت
کی نجات وفلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر - 31952

وداعیہ متعاون، مراکز دعوت وارشاد

الخبر، الدمام، الظهران (سعودی عرب)

۱۴ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

۲۶ فروری ۲۰۰۲ء



مختصر مسائل واحکام حج وعمرہ

فضائل وبرکات حج وعمرہ:

[1] نماز و روزہ صرف بدنی عبادات ہیں اور زکوٰۃ صرف مالی، جبکہ حج وعمرہ، مالی و بدنی، ہر قسم کی عبادات کا مجموعہ ہے۔

[2] اسلام کے پانچ ارکان میں سے حج ایک اہم رکن ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[3] ایمان و جہاد کے بعد حج مبرور و مقبول افضل ترین عمل ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[4] دوران حج اگر کسی سے کوئی شہوانی فعل اور کسی گناہ کا ارتکاب نہ ہو تو حاجی گناہوں سے یوں پاک ہو کر لوٹتا ہے، جیسے آج ہی وہ پیدا ہوا ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[5] حج مبرور کی جزاء جنت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[6] حج عورتوں کا جہاد ہے (صحیح بخاری) جس میں کوئی قتال و جنگ بھی نہیں۔ (مسند احمد،

ابن ماجہ، ابن خذیمہ، دارقطنی، بیہقی، ابن ابی شیبہ) عورتوں کی طرح ہی بوڑھوں اور ضعیفوں کا جہاد بھی حج وعمرہ ہے۔ (احمد، نسائی، بیہقی، عبدالرزاق، ابو یعلیٰ، طیالسی، ابن ابی شیبہ)

[7] حج وعمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں۔ (نسائی، ابن خذیمہ، ابن

حبان، بیہقی، مستدرک حاکم)

[8] حاجی کی زندگی قابلِ رشک اور وفات قابلِ فخر ہوتی ہے کہ اگر وہ حالتِ احرام میں فوت

ہو جائے تو قیامت کے دن وہ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

[9] رمضان میں کئے گئے عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[10] ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

فرضیت حج اور تارک کیلئے وعید:

[11] ”اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق (فرض) ہے کہ جو اسکے گھر (بیت اللہ شریف) تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں وہ اسکا حج کریں اور جو کوئی اسکے حکم کی پیروی سے انکار کرے، تو اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔“ (سورۃ آل عمران: ۹۷) نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے، لہذا تم حج کرو، ایک صحابی (اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہر سال حج کریں؟ انھوں نے تین بار یہ سوال دہرایا اور نبی ﷺ خاموش رہے اور بالآخر فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا، تو تم پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم اسکی طاقت نہ پاتے۔ (صحیح بخاری و مسلم) حج ایک مرتبہ فرض ہے، اسکے بعد جتنی مرتبہ کریں، وہ نفل ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، دارقطنی، بیہقی، مسند احمد، ابن ابی شیبہ)

[12] حج کی استطاعت حاصل ہو جائے تو اسکی ادائیگی میں جلدی کرنا ضروری ہے۔

(مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی، معجم طبرانی کبیر، دارمی، مستدرک حاکم)

[13] اگر توفیق ہو تو پانچ سال میں ایک مرتبہ حج کر لینا چاہیے۔

(ابن حبان، بیہقی، مصنف عبدالرزاق، مسند ابو یعلیٰ، معجم طبرانی اوسط)

[14] استطاعت حاصل ہو جانے کے باوجود مشاغل دنیا میں مصروف رہے اور اسی حالت میں حج کئے بغیر ہی موت آجائے تو ان کے بارے میں سخت وعید آئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ طاقت کے باوجود جن لوگوں نے حج نہیں کیا، میں ان پر غیر مسلموں

سے لیا جانے والا ٹیکس (جزیہ) نافذ کردوں۔ اللہ کی قسم، وہ مسلمان نہیں ہیں۔

(سنن سعید بن منصور، اخبار مکہ فاکھی، شرح الاعتقاد لا لکائی)

مفہوم استطاعت:

[15] استطاعت کے مفہوم میں زادِ راہ (سورۃ البقرہ، آیت: ۱۹۷) اور سواری (یا اسکے

اخراجات) شامل ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی، ابن ابی شیبہ، شرح السنہ بغوی)

[16] اسی طرح اہل علم نے راستوں کے پر امن ہونے کی شرط بھی عائد کی ہے۔ (الفتح الربانی

ترتیب و شرح مسند احمد الشیبانی ۱۴۲/۱۱-۱۴۳)

عورتوں کیلئے ساتھ ہی کسی محرم کا ہونا بھی شرط ہے، جو حج اور کسی بھی سفر (بخاری و مسلم) خصوصاً

ایک دن اور ایک رات (صحیح بخاری و مسلم) یا زیادہ سے زیادہ تین دنوں اور تین راتوں

کے ہر سفر کیلئے شرط ہے۔ (صحیح مسلم)

[17] استطاعت کے مفہوم میں ہی جسمانی استطاعت بھی شامل ہے، اگر کوئی شخص پیدل تو کیا،

سواری پر بھی نہ بیٹھا رہ سکتا ہو تو اس کا حج کے سفر پر نکلنا واجب نہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حج بدل:

[18] ایسا بوڑھا یا بیمار شخص اپنی طرف سے کسی کو حج بدل کروادے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[19] حج بدل عورت، مرد کی طرف سے (صحیح بخاری و مسلم) مرد، عورت کی طرف سے

(صحیح بخاری و مسلم) عورت، عورت کی طرف سے (صحیح بخاری و مسلم) اور مرد مرد کی

طرف سے کر سکتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خذیمہ، دارقطنی،

بیہقی، مسند ابو یعلیٰ، معجم طبرانی صغیر)

[20] حج بدل کرنے والے کیلئے شرط ہے کہ وہ پہلے اپنی طرف سے فریضہ حج ادا کر چکا ہو۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن خذیمہ، دارقطنی، بیہقی، ابو یعلیٰ، معجم طبرانی صغیر)

سفر حج و عمرہ پر روانگی:

[21] تقویٰ و پرہیزگاری کو اختیار کریں کہ یہی بہترین زادِ راہ ہے۔ (سورۃ البقرہ: ۱۹۷)

[22] پورے سفر حج کے دوران بیہودہ و شہوانی افعال و اقوال، لڑائی جھگڑے اور فسق و فجور سے

بچیں۔ (سورۃ البقرہ: ۱۹۷ و صحیح بخاری و مسلم)

[23] روانگی سے قبل خلوص نیت سے سابقہ تمام گناہوں سے توبہ کر لیں۔ (سورۃ النور: ۳۱)

اس طرح سابقہ تمام گناہوں سے پلّہ پاک ہو جائے گا۔ (ابن ماجہ، معجم طبرانی کبیر)

[24] اگر آپ کے ذمے کسی کا کوئی حق یا امانت ہو تو وہ ادا کر دیں یا لکھ جائیں۔ (النساء: ۵۸)

[25] خلوص و للہیت اختیار کریں کہ یہ قبولیت عمل کی ایک شرط ہے۔ (سورۃ البینہ: ۵)

[26] مال حلال سے حج و عمرہ کریں، ورنہ اللہ کے یہاں قبولیت ناممکن ہے۔ (سورۃ البقرہ: ۱۷۲)

سورۃ المؤمنون: ۵۱ و صحیح مسلم)

[27] سفر حج و عمرہ کے دوران خصوصاً اور عام حالات میں عموماً ممنوع زیب و زینت مثلاً داڑھی

منڈوانا (صحیح بخاری و مسلم) اور مردوں کا سونے (کی انگٹھیا چھین وغیرہ) کا استعمال

کرنا حرام و فسق ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[28] زندگی بھر عموماً اور سفر حج و عمرہ میں خصوصاً اعمال کے برباد کر دینے والے

شرک (الانعام: ۹۸، الزمر: ۲۵) اور فتنہ و دردناک عذاب کا باعث بننے اور جہنم لے جانے والی

بدعات (النور: ۲۳ و صحیح مسلم) کی تمام الائنشوں سے اپنے آپ کو پاک رکھیں۔

[29] سفر حج وعمرہ پر کسی بھی دن نکل سکتے ہیں، البتہ مسنون و مستحب دن، جمعرات (صحیح

بخاری و مسلم) اور صبح کا وقت (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی، ابن ابی شیبہ، مسند احمد) یا پھر کم از کم دو پہر زوال آفتاب کا وقت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[30] کسی موحد، متبع سنت اور بااخلاق انسان کو اپنا رفیق سفر بنالینا چاہیئے۔ (بخاری و مسلم)

[31] آغاز سفر پر گھر میں دو رکعتیں پڑھنے کا صحیح احادیث سے ثبوت نہیں ملتا۔ ابن ابی شیبہ اور

ابن عساکر وغیرہ والی مرفوع حدیث ضعیف ہے۔ (سوئے حرم از مؤلف، تخریج: حافظ

عبدالرؤف ص ۱۱۰-۱۱۲) البتہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما والا موتوف اثر سنداً صحیح ہے، جسمیں

انکا سفر پر نکلنے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے۔ (ابن ابی شیبہ و حوالہ

سابقہ) سفر سے واپسی پر نبی ﷺ کا مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر گھر میں داخل ہونا ثابت

ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[32] سفر سے واپس آ کر گھر میں دن کے وقت یا سر شام داخل ہونا چاہیئے۔ (بخاری و مسلم)

طویل سفر سے واپسی پر اطلاع کئے بغیر رات کو اپنے گھر آنے سے بھی نبی ﷺ نے منع فرمایا

ہے۔ (بخاری و مسلم) اسمیں بہت ہی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں۔ (فتح الباری ۳۳۹/۹-۳۴۱)

[33] گھر سے نکلنے وقت یہ دعاء کریں:

((بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))

(ابوداؤد، ترمذی، عمل الیوم واللیلہ نسائی)

”اللہ کا نام لیکر اور اس پر توکل کر کے (گھر سے نکل رہا ہوں) اور اسکی

توفیق کے بغیر نہ نیکی کرنے کی ہمت ہے، نہ برائی سے بچنے کی طاقت۔“

[34] مسافر کو الوداع کرنے والے یہ کہیں:

((اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ))

(حوالہ جات سابقہ و ابن ماجہ)

”میں تیرے دین و امانت اور خاتمہ عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“

[35] مسافر جو ابی دعاء یوں کرے:

((اَسْتَوْدِعُكُمْ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ))

(ابن ماجہ، مسند احمد، عمل الیوم واللیلۃ نسائی و ابن السنی)

”میں آپ سب کو اس ذاتِ الہی کے سپرد کرتا ہوں، جسکے سپرد کی گئی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔“

[36] سواری پر بیٹھتے وقت یہ دعاء کریں:

((اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا

هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَاَنَا اِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ))

(الزخرف: ۱۳-۱۴، صحیح مسلم)

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے،

پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کیا، ورنہ ہم

میں اسکی طاقت نہ تھی اور ہم سب اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانے

والے ہیں۔“

[37] محض زیادہ ثواب کی نیت سے طویل سفر پیدل کر کے حج و عمرہ کرنے کیلئے مکہ مکرمہ جانا

بعض وجوہات کی بناء پر غلط ہے۔ سواری اللہ کی نعمت ہے۔ استطاعت ہو تو اسے استعمال کر لینا چاہیئے۔ اور یہی افضل ہے۔ (فقہ السنہ ۶۴۰/۱، فتح الباری ۶۹/۴، ۷۹-۸۰، ۵۸۸/۱۱-۵۸۹) یہی نبی ﷺ کا حکم ہے۔ (صحیحین سنن اربعہ، ابن خذیمہ، بیہقی، طبرانی اوسط)

مواقیت حج وعمرہ:

[38] عمرہ کیلئے سال کے کسی بھی ماہ اور کسی بھی وقت احرام باندھا جاسکتا ہے۔ (الفتح الربانی ۵۸۱/۱۱-۵۸۲) البتہ حج کے احرام کیلئے مہینے مقرر ہیں۔ (البقرہ: ۱۸۹، ۱۹۷) جو کہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ ہیں۔ (بخاری تعلیقاً، شافعی، حاکم، دارقطنی، بیہقی، طبرانی اوسط و صغیر)

[39] حج وعمرہ کیلئے جانے والوں کے احرام باندھنے کے مقامات یہ ہیں:

① مدینہ سے ہوتے ہوئے آنے والوں کیلئے ذوالحلیفہ (بر علی)، ② اہل شام اور اس راہ سے (اندلس، الجزائر، لیبیا، روم، مراکش وغیرہ سے) آنے والوں کیلئے جھہ (راہ بنی)، ③ اہل نجد اور براستہ الریاض۔ الطائف گزرنے والوں کیلئے قرن المنازل (اللیل الکبیر یا وادی محرم)، ④ اہل یمن اور اس راستے سے (جنوب سعودیہ، انڈونیشیا، چین، جاوہ، انڈیا اور پاکستان سے) آنے والوں کیلئے یلملم (سعدیہ) ⑤ اور ان مقامات سے اندرونی جانب رہنے والوں کیلئے انکے اپنے گھر ہی میقات ہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم) ⑥ اہل عراق اور اس راستہ سے (ایران اور براستہ حائل) آنے والوں کا میقات ذات عرق نامی مقام ہے۔ (صحیح مسلم) مصر کیلئے بھی شام والوں کا ہی میقات ہے۔ (نسائی، دارقطنی، بیہقی، نیز دیکھیئے: فتح الباری ۳۸۴/۳-۳۹۱، الفتح الربانی ۱۰۵/۱۱ وما بعد، المراجعة شرح مشکوٰۃ ۲۳۲/۶ وما بعد، فقہ السنہ)

[40] حج وعمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے والا اگر احرام باندھے بغیر میقات سے گزر جائے تو واپس لوٹ کر میقات سے احرام باندھ کر جائے یا پھر اندر ہی کہیں سے احرام باندھ لے تو دم (فدیہ کا کبرا) دے اور اس کا حج وعمرہ صحیح ہوگا۔ (الفتح الربانی والمرعاة)

[41] کسی ذاتی غرض، تجارت، تعلیم، علاج وغیرہ سے جائے اور حج وعمرہ کا ارادہ نہ ہو تو بلا احرام حدود حرم میں داخل ہو سکتا ہے۔ (حوالہ جات سابقہ)

[42] پاک و ہند سے ہوائی جہاز سے آنے والے لوگ احرام کی چادریں اور خواتین احرام کے کپڑے پہن کر چلیں اور جہاز کے عملے کے یہ بتانے پر کہ میقات سے گزرنے لگے ہیں، وہاں سے بَیَّک پکارنا شروع کر دیں۔ ہوائی مسافروں کا جہاز میقات سے گزر کر جدہ آتا ہے، لہذا انکے لئے جدہ میقات نہیں ہے۔ (تنبیہات علیٰ اَنّ جدہ لیست میقاتا للشیخ محمد عبداللہ بن حمید والمرعاة ۶/ ۲۳۵-۲۳۸)

احرام باندھنے کا طریقہ:

[43] غسل کر کے احرام باندھنا سنت ہے۔ (ترمذی، ابن خذیمہ، دارقطنی، بیہقی)
حیض والی عورتیں بھی غسل کر لیں اور احرام باندھ لیں۔ (صحیح مسلم) سردی یا کسی وجہ سے آپ غسل نہ کر سکیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ (شرح مسلم نووی، الفتح الربانی)
[44] غسل یا وضوء کر کے احرام کی نیت کرنے سے پہلے مردوں کا بدن پر خوشبو لگانا جائز ہے، چاہے اسکا اثر بعد میں دیر تک ہی کیوں نہ رہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[45] مرد، دو سفید چادریں لے لیں، عورتیں معمول کا صاف ستھرا اور موٹا و ساتر لباس ہی بطور احرام استعمال کر لیں۔ مرد سر کو ننگا رکھیں اور ایسا جوتا پہنیں جو ٹخوں کو نہ ڈھانپے۔ عورتیں

دستانے نہ پہنیں اور نہ ہی منہ پر نقاب باندھیں، البتہ غیر محرم لوگوں سے سر سے کپڑا گرا کر پردہ کریں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، دارقطنی، بیہقی، مسند احمد، حاکم، مؤطا مالک)

[46] احرام کیلئے کوئی مخصوص نماز نہیں۔ فرض، اشراق، ضحیٰ، تحیۃ الوضوء یا تحیۃ المسجد کی رکعتیں پڑھ لیں تو وہی کافی ہیں۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۰۸/۲۶-۱۰۹) بعض احادیث کی رو سے جمہور علماء کے نزدیک یہ دو رکعتیں مستحب ہیں ضروری نہیں، اور ان کا وقت احرام باندھنے کے بعد اور لَبَّيْک پکارنا شروع کرنے سے پہلے ہے۔ (بخاری و مسلم)

[47] صرف عمرہ یا افضل ترین حج تمتع کا عمرہ کرنے والا دل میں نیت کر لے اور یہ الفاظ کہنا بھی ثابت ہے:

”اے اللہ! میں عمرہ کیلئے حاضر ہوا ہوں۔“
 ((اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً))

اور اگر حج قرآن کرنا ہو تو یہ کہیں:

”اے اللہ! میں حج و عمرہ کیلئے حاضر ہوا ہوں۔“
 ((اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا وَعُمْرَةً))

صرف حج مفرد (بلا عمرہ) کرنا ہو تو یوں کہیں:

”اے اللہ! میں حج کیلئے حاضر ہوا ہوں۔“
 ((اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا))

[48] اسکے بعد تلبیہ کہنا شروع کر دیں جو یہ ہے:

((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ

وَالنِّعْمَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ، لَا شَرِيكَ لَكَ)) (صحیح بخاری و مسلم)

”میں حاضر ہوں، اے میرے رب! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں،

تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بیشک ہر قسم کی تعریف، تمام نعمتیں،

اور بادشاہی تیرے ہی لئے ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔“

ساتھ ہی یہ کہتے جائیں:

((كَيْيَكِ اِلٰهَ الْحَقِّ كَيْيَكِ))

(نسائی، ابن ماجہ، بیہقی، ابن حبان، ابن خذیمہ، دارقطنی، حاکم، احمد، طیالسی)

”میں حاضر ہوں، اے معبودِ برحق! میں حاضر ہوں۔“

تلبیہ بلند آواز سے کہنا چاہیے، حتیٰ کہ خواتین بھی اتنی آواز سے کہیں کہ انکی ساتھی خواتین سن سکیں۔ دوسرے مردوں تک ان کی آواز نہ جائے۔ (منسک ابن تیمیہ بحوالہ مناسک الحج

والعمرہ للالبانی ص ۱۸)

[49] میقات سے عمرہ کا احرام باندھیں اور عمرہ کر کے احرام کھول دیں، معمول کے لباس میں رہیں، ۸ ذوالحجہ (یومِ ترویہ) کو پھر اپنی رہائش گاہ سے حج کا احرام باندھیں اور دس ذوالحجہ کو قربانی کے بعد کھول دیں۔ یہ حجِ تمتع ہے، جو کہ افضل ترین حج ہے۔ (بخاری و مسلم نیز دیکھیے نیل الاوطار ۳۱۰/۴۲، ۳۱۴، الفتح الربانی ۹۵/۱۱-۹۶)

[50] میقات سے حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھیں اور عمرہ کر کے احرام نہ کھولیں، اسی حالت میں ۸ ذوالحجہ کو منیٰ چلے جائیں، ۱۰ ذوالحجہ کو قربانی کے بعد احرام کھول دیں۔ یہ حجِ قرآن ہے۔ اگر قربانی کا جانور ساتھ لے لیا ہو تو پھر حجِ قرآن کرنا ہی سنت ہے۔

[51] میقات سے حج کا احرام باندھیں، مکہ پہنچ کر طوافِ قدوم و سعی کریں اور احرام کھولے بغیر منیٰ چلے جائیں اور تمام مناسک حج پورے کر کے احرام کھول دیں۔ یہ حجِ مفرد ہے اور اس حج کے ساتھ قربانی واجب نہیں ہے۔

محرماتِ احرام: (وہ امور جو احرام کی حالت میں منع ہیں):

[52] احرام کی حالت میں بال کٹوانا، کاٹنا یا نوچنا حرام ہے۔ (البقرہ: ۱۹۶) کسی عذر کی وجہ سے

بال کٹوانے پڑیں تو اس پر فدیہ ہے، جو کہ چھ مسکینوں کا کھانا یعنی تین صاع (ساڑھے چھ کلو گرام) غلہ بانٹ دیا تین روزے رکھ لویا پھر ایک بکرا ذبح کر دو۔ (صحیح مسلم)

[53] ناخن کاٹنا (مرد و زن) سسلے ہوئے کپڑے پہن لینا، جرابیں پہن لینا، سر ڈھانپنا

(مردوں) اور خوشبو لگانا عورتوں اور مردوں کیلئے حرام ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[54] عورتوں کا دستاں پہننا اور نقاب (ڈھانٹا) باندھنا بھی منع ہے۔ (صحیح بخاری)

لیکن وہ سر کے کپڑے سے غیر محرم لوگوں سے پردہ کریں، جیسا کہ امہات المؤمنین اور صحابیات

رضی اللہ عنہن نے کیا تھا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، دارقطنی، بیہقی، احمد، حاکم، موطا مالک)

[55] نکاح و منگنی کرنا بھی منع ہے۔ (صحیح مسلم)

[56] جنگلی جانوروں کا شکار کرنا (المائدہ: ۹۵-۹۶) بھی منع ہے۔ اگر غلطی سے شکار کر بیٹھے تو

فدیہ دے (المائدہ: ۹۵) نیل گائے کے بدلے پالتو گائے اور ہرن کے بدلے بکری ذبح کرے

اور اگر مالی استطاعت نہ ہو تو ایسے جانوروں کی قیمت لگا کر اسکے برابر غلہ بنایا جائے اور پھر ہر

ایک صاع (دو کلو) کے بدلے ایک روزہ رکھیں (تفسیر ابن کثیر مترجم اردو ۲۲/۲-۲۷) بچو کے شکار

کے بدلے مینڈھا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن خذیمہ، دارقطنی،

بیہقی، حاکم، مسند احمد، ابو یعلیٰ) خرگوش کے شکار پر بکری کا ایک سال سے چھوٹا بچہ (موطا

مالک، مسند شافعی، بیہقی) جنگلی گدھے کے شکار پر گائے (بیہقی) کبوتر پر بکری (مسند

شافعی) لومڑی اور گودہ پر بھی بکری کا ایک سال کا بچہ فدیہ ہے۔ (مسند شافعی)

[57] جماع (ہم بستری)، بوس و کنار، بدکاری و معصیت اور لڑائی جھگڑا بھی منع حرام ہے۔

(البقرہ: ۱۹۷) جماع سے حج باطل ہو جاتا ہے اور بوس و کنار سے حج باطل تو نہیں ہوتا مگر اس پر

دَم (ایک بکری ذبح کر کے بائنا) ہے۔ (المغنی ۳/۳۱۰، الفتح الربانی ۱۱/۲۳۳-۲۳۶)

[58] بلا ضرورت کنگا کرنا مکروہ ہے (شرح مسلم نووی ۲/۸۱۴) اور اگر کوئی واقعی ضرورت

پیش آجائے تو پھر جائز ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

آدابِ حرمین شریفین:

[59] حدودِ حرمین میں اُگے ہوئے درخت، گھاس اور نباتات کا ٹنا ہر حال میں منع ہے۔ البتہ

اِذخر نامی گھاس، خود اُگائی ہوئی سبزیات اور سوکھے ہوئے درختوں یا گھاس پھوس کو کاٹنے کی

اجازت ہے۔ (بخاری و مسلم نیز دیکھیے المغنی ۳/۳۱۵، ۳۱۶)

[60] احرام کی حالت کی طرح حدودِ حرم میں بھی شکار کرنا منع ہے۔ البتہ مرغی و بکری وغیرہ ذبح

کر سکتا ہے اور ان کا گوشت بھی کھا سکتا ہے۔

[61] حدودِ حرم میں گری پڑی چیزوں کا اُٹھانا بھی منع ہے، سوائے اسکے جو اعلان کروانا (یا

دفتر مفقودات و گمشدہ اشیاء میں جمع کروانا) چاہتا ہو۔ (صحیح بخاری و مسلم)

مباحاتِ احرام: (وہ امور جو احرام کی حالت میں جائز ہیں):

[62] غسلِ جنابت کے جواز پر تو تمام علماء امت کا اجماع ہے۔ (فتح الباری ۴/۵۵-۵۶،

الفتح الربانی ۱۱/۲۱۰-۲۱۳) اور محض ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے بھی جائز ہے۔ (بخاری و مسلم)

سر کو دونوں ہاتھوں سے مل کر دھو سکتے ہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم) دورانِ غسل اگر سر یا بدن

کا کوئی بال خود بخود ڈوٹ کر گر جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ (الفتح الربانی ۱۱/۲۱۳، فتاویٰ ابن

تیمیہ ۱۱۶/۲۶) اسکے لئے کوئی بھی صابن استعمال کر سکتے ہیں، البتہ احناف کے نزدیک اُس صابن کا خوشبودار نہ ہونا ضروری ہے۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۶۵۰/۱-۶۵۱، فقہ السنہ ۶۶۶/۱) سردھوتے یا نہاتے وقت اگر پانی میں غوطہ لگانے سے سر ڈھک جائے تو آئین کوئی حرج نہیں۔ (مسند شافعی و سنن کبریٰ بیہقی) بوقت ضرورت احرام کا کوئی کپڑا بدلایا دھویا جاسکتا ہے۔ (دارقطنی، بیہقی، المحلیٰ ابن حزم)

[63] چھتری، کپڑے، خیمے، درخت یا گاڑی کے چھت وغیرہ کے نیچے سائے میں بیٹھنا جائز ہے۔ (بخاری و مسلم، نیز دیکھئے فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۱۲/۲۶، فقہ السنہ ۶۶۷/۱-۶۶۹)

[64] بوقت ضرورت آنکھوں میں سرمہ یا کوئی دوا لگانا بھی روا ہے۔ (صحیح مسلم) محض زینت کیلئے سرمہ لگانا مناسب تو نہیں، لیکن اس پر کوئی فدیہ بھی نہیں۔ (المغنی ۳/۲۹۵)

[65] مچھلی وغیرہ کا سمندری شکار کرنا اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ (سورۃ المائدہ: ۹۶)

[66] بلا قصد وارادہ عورت سے چھو جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (الفتح الربانی ۱۱/۲۳۶) البتہ شہوت کے ساتھ چھونا اور بوس و کنار کرنا حرام ہے، جسکی تفصیل حرّات احرام میں گزری ہے۔

[67] موزی جانوروں، سیاہ و سفید کٹّے، چیل، بچھو، چوہے اور کاٹنے والے پاگل کتے کو

(احرام کی حالت اور حرم میں بھی) مارنا جائز ہے۔ (بخاری و مسلم) شیر، چیتا اور بھیڑ یا بھی مار سکتے ہیں۔ (مستدرک حاکم، نیز دیکھئے فتح الباری ۴/۳۶۱-۳۹) عام گھریلو کالا کوا اس حکم

سے خارج ہے۔ (فتح الباری ۴/۳۸، فقہ السنہ ۶۷۱/۱) مکھی، مچھر، کھٹل، چچڑی، چیونٹی اور جوئیں نکال کر پھینک سکتا ہے اور مار دے تو بھی کوئی حرج نہیں، البتہ مارنے سے پھینکنا اچھا

ہے۔ (المحلیٰ ابن حزم ۷/۲۲۵، فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۱۸/۲۶، فقہ السنہ ۶۷۰/۱)

[68] احرام کی حالت میں سر کا ڈھانپنا تو منع ہے، جیسا کہ محرمات میں ذکر ہوا ہے، البتہ منہ

ڈھانپ سکتے ہیں۔ (فتح الباری ۵۴/۴-۵۵، شرح مسلم نووی ۱۲۶/۸-۱۲۹، فقہ السنہ ۱/۶۶۶)

[69] چکھنے اور سیکنی لگوانا یا فصد کروانا جائز ہے (بخاری و مسلم) سر یا جسم کے کسی حصے کو احتیاط کے ساتھ خراش سکتا ہے۔ (بخاری تعلیقاً، مالک و بیہقی موصولاً) اسکے باوجود اگر کوئی بال گر

جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ۳۶۸/۲ بحوالہ حجة النبی ﷺ للالبانی ص ۲۷)

[70] بیلٹ، گھڑی، عینک لگانا، پرس باندھنا، آئینہ دیکھنا، چادر کو گرہ لگانا، عورت کا زیور پہننا اور

مرد کا چاندی کی انگوٹھی پہن لینا جائز ہے۔ (بخاری، مالک، ابن حزم، فقہ السنہ ۱/۶۶۸)

[71] پھول یا کسی بوٹی کی خوشبو سوگھنا، دانت داڑھ نکلوانا، مرہم پٹی کروانا، ٹوٹے ہوئے ناخن کو

اتار کر پھینکنا قابل مواخذہ نہیں ہے۔ (بخاری، مؤطا مالک، بیہقی، محلّی، فقہ السنہ ۱/۶۶۷)

بوقت ضرورت سر پر کچھ اٹھالینے سے سر ڈھک جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (فقہ السنہ ۱/۶۶۶)

آداب دخول مکہ و مسجد حرم:

[72] ممکن ہو تو دخول مکہ سے قبل کہیں غسل کریں، دن کو شہر مکہ میں داخل ہوں، اس دن سے

پہلی رات مقام ذی طویٰ (آبار زاہد) پر گزاریں (بخاری و مسلم)

مکہ میں بالائی جانب (ثنیہ کداء یا ثنیہ علیاء) کی طرف سے داخل ہوں اور مکہ کی زیریں جانب

سے نکلیں۔ (بخاری و مسلم) اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی بھی راستہ سے داخل ہو سکتے اور نکل سکتے

ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی، ابن خذیمہ، مسند احمد، مستدرک حاکم)

[73] باب السلام سے ہوتے ہوئے باب بنی شیبہ کے راستے مسجد حرام میں داخل ہوں۔

(ابن خذیمہ، بیہقی، مستدرک حاکم) مسجد حرام میں داخلے کے وقت بھی دایاں قدم پہلے اندر

رکھیں۔ (بیہقی و مستدرک حاکم) اور یہ دعاء کریں:

((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) (مسلم)

”اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود رحمتیں نازل فرما۔ اے اللہ!

میرے لئے رحمتوں کے دروازے کھول دے۔“

[74] بیت اللہ شریف (کعبہ شریف) پر نظر پڑے تو اسوقت کیلئے نبی ﷺ سے تو کوئی دعاء

ثابت نہیں اور جو مشہور ہے، وہ ضعیف ہے۔ البتہ حضرت عمر فاروق اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما یہ دعاء کیا کرتے تھے:

((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ))

(ابن ابی شیبہ، بیہقی، اخبار مکہ ازرقی، کتاب الام شافعی)

”اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے۔ اے ہمارے رب!

ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔“

[75] کعبہ شریف کو دیکھ کر نبی ﷺ کا دونوں ہاتھوں کو اٹھانا تو صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

البتہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح سند سے مروی ہے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ (مناسک الحج والعمرہ للالبانی ص ۲۰)

مسائل واحکام اور طریقہ طواف:

[76] مسجد حرام کا تحیہ، طواف ہے، لہذا یہاں داخل ہوتے ہی تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں نہ پڑھیں

بلکہ طواف شروع کر دیں۔ ہاں اگر کوئی فرض نماز رہتی ہے تو وہ پہلے پڑھ لیں۔

[77] طواف کیلئے طہارت و وضوء شرط ہے۔ (بخاری و مسلم)

حیض و نفاس کی حالت میں طواف نہ کیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

[78] سب سے پہلے حجر اسود کے سامنے آئیں اور بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے اسے

بوسہ دیں اور طواف شروع کر دیں۔ (بخاری و مسلم) اور اگر بوسہ نہ دے سکیں تو ہاتھ یا چھڑی

لگا کر اسے بوسہ دے لیں۔ (بخاری و مسلم) اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دور سے ہی تکبیر کہتے

ہوئے اشارہ کریں اور طواف شروع کر دیں۔ (بخاری و مسلم) صرف اشارے کی شکل میں

ہاتھ کو بوسہ دینا ثابت نہیں ہے۔ یہ عمل طواف کے ساتوں چکروں میں سات مرتبہ دہرائیں۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن خذیمہ، بیہقی، احمد، حاکم) یہاں دھکم پیل اور زور آزمائی جائز نہیں اور

بوسہ دینے کیلئے کمزوروں کو تکلیف نہیں دینی چاہیئے۔ (احمد، بیہقی، عبدالرزاق، کتاب الام شافعی)

[79] طواف کے ہر چکر میں رکن یمانی کو بوسہ دینا ثابت نہیں نہ اشارہ کرنا۔ ممکن ہو تو صرف

ہاتھ سے چھونا روا ہے۔ (نیل الاوطار شوکانی ۳/۴۲۵-۴۳، مناسک الحج والعمرہ ص ۲۲)

[80] صرف پہلے طواف کے ساتوں ہی چکروں میں مردوں کیلئے اضطباع (دایاں کندھانگ

کرنا) اور ان میں سے صرف پہلے تین چکروں میں رمل چال (آہستہ آہستہ دوڑنا) ضروری

ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی، مسند احمد، معجم طبرانی کبیر)

رمل سنت رسول ﷺ ہے۔ (بخاری و مسلم) مگر عموماً اسمیں لا پرواہی کی جاتی ہے۔

[81] حجر اسود اور باب کعبہ کی درمیانی دیوار ”ملترزم“ کے ساتھ چٹنا، اس پر چہرہ، سینہ، ہاتھ اور

بازو لگانا اور دعائیں کرنا بھی مسنون عمل ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی، مسند احمد

مصنف عبدالرزاق) اس کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں، البتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دخول مکہ کے

وقت یعنی طواف کے ساتھ ہی کسی وقت کر لیتے تھے۔ (مناسک الحج والعمرة ص ۲۳)

[82] طواف، حطیم (حجر اسماعیل علیہ السلام کا نیم دائرہ) کے باہر سے گزر کر کرنا

چاہیے (بخاری) تاکہ پورے بیت اللہ کا طواف ہو جس کا حکم ہے۔ (سورة الحج: ۲۲)

[83] حجر اسود، رکن یمانی اور ملترم کے سوا پورے بیت اللہ (کعبہ شریف) کے کسی بھی حصہ کو

بوسہ دینا یا چھونا یا اشارہ کرنا ثابت نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم نیز دیکھیے: مجموع فتاویٰ

ابن تیمیہ ۹۷/۲۶، مناسک الحج والعمرة ص ۲۲)

[84] دوران طواف بلا ضرورت لایعنی گفتگو نہ کریں، کیونکہ طواف بھی نماز ہی ہے، البتہ اسمیں

جائز گفتگو حلال ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابن خذیمہ، دارمی، طبرانی، احمد، حاکم)

[85] رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیانی حصہ میں یہ دعاء کریں:

﴿رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

’اے ہمارے رب! ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرما اور ہمیں آگ

کے عذاب سے بچالے۔‘ (البقرہ: ۲۰۲)

(ابوداؤد، مسند احمد، ابن حبان، بیہقی، حاکم، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن خذیمہ)

باقی سارے چکر اور ساتوں ہی چکروں میں قرآن کریم اور صحیح احادیث سے ثابت شدہ کوئی بھی

دعاء کریں، چاہے اپنی اپنی زبان میں دعائیں مانگیں، کوئی حرج نہیں۔ (ابن تیمیہ بحوالہ

مناسک الحج والعمرة ص ۲۳) اور سات چکروں کیلئے الگ الگ جو سات دعائیں تجویز کی گئی

ہیں، ان کے ”چکر“ میں نہیں آنا چاہیے۔

[86] بیت اللہ کے جتنا قریب ہو کر طواف کریں، اتنا ہی افضل ہے، البتہ بھیڑ کی وجہ سے جہاں

بھی ممکن ہو کر لیں، پوری مسجد حرام (اور اسکی سب منزلوں) میں طواف صحیح و جائز ہے۔

(التحقیق والایضاح للشیخ ابن باز ص ۳۱)

[87] اگر طواف کے چکروں میں شک ہو جائے تو تھوڑی تعداد پر اعتماد کر کے باقی تعداد کو پورا کر لیں۔ (حوالہ سابقہ)

[88] پیدل طواف افضل ہے، مگر کسی ضرورت و مجبوری کے تحت سوار ہو کر طواف کرنا بھی جائز ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

[89] طواف کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے اور نہ ہی طواف والی دو رکعتوں کا کوئی وقت کراہت ہے، وہ بھی ہر وقت پڑھی جاسکتی ہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، بیہقی، دارقطنی، مسند احمد، ابو یعلیٰ، مستدرک حاکم)

[90] استحاضہ (عورت کو خون کا قطرہ آتے رہنا) بوا سیر، سلسل بول (پیشاب) اور سلسل

رجح (ہوا) کی بیماری والے طواف و نماز ادا کر سکتے ہیں۔ (بخاری و مسلم، فقہ السنہ ۱/۲۹۶)

[91] دوران طواف نماز کا وقت ہو جائے یا بول و براز کی حاجت ہو جائے تو اپنی نماز سے فارغ

ہو کر جہاں سے طواف چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کر لیں۔ (بخاری مع فتح الباری ۳/۲۸۴)

(المغنی ۳/۳۵۵، فقہ السنہ ۱/۶۹۸)

[92] طواف کے سات چکروں سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم علیہ السلام پر آ جائیں اور یہ پڑھیں:

﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (البقرہ: ۱۲۵)

”اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز بناؤ۔“

مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھ کر (صحیح مسلم) دو رکعت نماز پڑھیں۔

(صحیح بخاری ومسلم) اگر اژدہام کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو پھر سارے حرم میں کہیں بھی یہ دورکتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ اگر بھول جائیں تو حرم یا خارج از حرم کہیں بھی انکی قضاء بھی ممکن ہے۔ (فتح الباری ۳/۳۸۷) پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قلُّ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنا مسنون ہے۔ (ابن ماجہ، نسائی، بیہقی) ایک حدیث میں پہلی رکعت میں الا خلاص اور دوسری میں الکافرون آیا ہے۔ (مسلم) مگر قرآنی ترتیب کے مطابق پہلی حدیث ہی ہے۔ یہ دورکتیں پڑھ کر وہیں بیٹھے بیٹھے خوب دعاء کریں۔

[93] اب آب زمزم پیئیں، بشرطیکہ روزہ نہ ہو اور اپنے سر پر بھی پانی ڈالیں۔ (مسند احمد)

ایک حدیث میں چہرہ دھونے کا بھی ذکر ہے، مگر وہ روایت ضعیف ہے۔ (اخبار مکہ فاکھی، تخریج سوئے حرم ص ۲۸۹) پورا وضوء کرنے بلکہ نہانے اور اسمیں کفن و نقدی بھگونے والے اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں۔ آب زمزم مریضوں کو پلانا اور ان پر چھڑکنا نبی ﷺ سے ثابت ہے۔ (تاریخ کبیر امام بخاری، ترمذی، مسند ابو یعلیٰ، مستدرک حاکم، بیہقی)

[94] زمزم پی کر پھر حجر اسود کا استلام (بوسہ، چھونا یا اشارہ) کریں تاکہ طواف کا اول و آخر نبی ﷺ کی طرح استلام پر ہی ہو۔ اور پھر باب صفا سے صفا پر چلے جائیں۔ (صحیح مسلم)

مسائل واحکام اور طریقہ سعی:

[95] سعی کا آغاز کرنے کیلئے صفا پہاڑی کے اوپر تک چلے جانا مسنون و افضل ہے۔ وہاں یہ آیت پڑھیں:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ (البقرہ: ۱۵۸)

”بیشک صفا و مروہ اللہ کے شعائر و نشانیوں میں سے ہیں۔“

اور ساتھ ہی یہ کہیں:

((أَبْدُ أَيْمًا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ)) (صحیح مسلم)

”میں بھی وہیں سے سعی شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے

(تذکرہ) شروع فرمایا ہے۔“

صفا پر قبلہ رو کھڑے ہو کر تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور پھر تین مرتبہ ہی یہ ذکر الہی دہرائیں:

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اسکا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی

اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ،

وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)) (صحیح مسلم)

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے

بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے نے تمام سرکش جماعتوں کو شکست دی۔“

[96] اب یہاں اپنے لئے خوب دعائیں کریں اور صفا سے نیچے مروہ کی جانب اترنا شروع

کردیں اور جب سبز ستونوں کے وسط میں پہنچیں تو آہستہ آہستہ دوڑیں، یہاں تک کہ اگلے سبز

ستون آجائیں، پھر آہستہ آہستہ چلنے لگیں اور مروہ تک پہنچ جائیں۔ (صحیح مسلم)

[97] صفا و مروہ کی سعی کے دوران بھی طواف کی طرح صرف ایک دعاء ہی مرفوعاً ضعیف مگر

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے صحیح سند سے ثابت ہے، جو یہ ہے:

((رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ، إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ))

(مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی، طبرانی اوسط)

”اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، تو غالب

اور صاحبِ کرم ہے۔“

صفا کی طرح ہی مروہ کے بھی اوپر چڑھ جائیں اور وہاں بھی صفا والا ذکر اور دعائیں کریں۔

(صحیح مسلم) صفا سے مروہ تک ایک اور مروہ سے صفا تک دو اور اسی طرح سات چکر مروہ پر

مکمل ہونگے۔ طواف اور سعی کے چکروں میں یہ فرق ہے۔ (صحیح مسلم نیز دیکھیے شرح

نوی ۱۷۸/۸/۲، الفتح الربانی ۸۲/۲۱-۸۳)

[98] صفا و مروہ کی موجودہ صورتِ حال میں حیض و نفاس والی عورت کا سعی کرنا مناسب نہیں

لگتا، کیونکہ یہ ساری جگہ ہی حرم میں شامل لگتی ہے۔ بہر حال اصل مسئلہ یہ ہے کہ صفا و مروہ کی سعی

کیلئے طہارت و وضوء شرط نہیں ہے۔ (مسلم) گویا با وضوء افضل ہے، مگر بلا وضوء بھی جائز ہے۔

[99] طواف کی طرح ہی سعی بھی پیدل ہی افضل ہے، مگر بوقتِ ضرورت سواری کا استعمال بھی

جائز ہے۔ (بخاری و مسلم)

[100] سعی مکمل کر کے مروہ سے باہر نکل جائیں اور صرف عمرہ یا حج تمتع کا عمرہ کرنے والے

سرمنڈ والیں یا سارے سر کے بال ہلکے کروالیں۔ صرف چند جگہوں سے قینچی سے بال کاٹ لینا

جائز نہیں ہے۔ عورتیں چوٹی کے بال پکڑ کر انگلی کے پورے کے برابر کاٹ لیں۔ اسکے ساتھ ہی

احرام کھول دیں، آپکا عمرہ مکمل ہوا۔

[101] اگر کوئی قربانی ساتھ لایا ہے اور حج قرآن کر رہا ہے تو وہ عمرہ مکمل کر لے، بال نہ کٹوائے، نہ احرام کھولے، بلکہ بدستور احرام میں ہی رہے۔ وہ یوم نحر کو ہی قربانی کے بعد احرام کھولیں گے۔ (بخاری و مسلم) البتہ اگر کوئی قربانی ساتھ نہ لایا ہو اور قرآن کی نیت کر لی ہو تو اسے عمرہ کر کے قربانی کی نیت فسخ کر دینی اور تمتع کی نیت کر لینی چاہیئے اور بال کٹوا کر احرام کھول دینا چاہیئے، جیسا کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا تھا۔ (بخاری و مسلم)

[102] اگر کسی عورت نے عمرہ کا احرام باندھا اور طواف سے پہلے ہی حیض آ گیا یا زچکی ہو گئی تو وہ پاک ہونے تک طواف وسعی نہ کرے۔ خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے طواف وغیرہ کرے اور اگر ۸ ذوالحجہ تک بھی پاک نہ ہو تو منی چلی جائے۔ اس طرح اسکا یہ ”حج قرآن“ ہو جائے گا۔ (التحقیق والایضاح ص ۳۴) ایسی عورت اور ہر قارن کیلئے صرف ایک ہی طواف وسعی حج و عمرہ دونوں کیلئے کافی ہے۔ (بخاری و مسلم) اور اگر ایسی کوئی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح تنعیم سے عمرہ بھی کر لیتی ہے تو اسکے لئے مثال موجود ہے۔ (بخاری و مسلم) یہ صرف ایسے ہی لوگوں کیلئے ہے۔ اس سے ”چھوٹا عمرہ“ کی لائینیں لگا دینا ثابت نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی ایک سفر میں بکثرت عمرے سلف امت سے ثابت ہیں۔ (زاد المعاد ۱۷۰۲)

مسائل واحکام اور طریقہ حج

احرام حج اور منیٰ کو روانگی:

[103] ۸ ذوالحجہ (یوم ترویہ) کو اپنی رہائش گاہ سے غسل کر کے بدن کو خوشبو لگا کر (لَبَّيْكَ حَجَّاً اور پھر تلبیہ کہتے ہوئے) حج کا احرام باندھیں اور منیٰ کو روانہ ہو جائیں۔ (بخاری و مسلم)

اور نمازِ ظہر وعصر، مغرب وعشاء اور اگلے دن کی فجر وہیں پڑھیں۔ (صحیح مسلم) یہاں ظہر وعصر اور عشاء قصر کر کے پڑھنا سنت ہے، اور اس میں مقامی و آفاقی تہجد میں کوئی فرق نہیں۔ (التحقیق والایضاح ص ۲۷) اگر کثرتِ تہجد اور اثرِ دہام کی وجہ سے کسی کو منیٰ میں جگہ نہیں ملتی اور وہ منیٰ کے آخری حصے کے ساتھ ہی مگر منیٰ سے باہر خیمہ لگا لیتا ہے تو اس کا حج صحیح ہے، کیونکہ عذر کی وجہ سے منیٰ میں نہ رہ سکنے کی، نبی ﷺ نے بکریاں چرانے والوں اور اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پانی پلانے کی وجہ سے رخصت دے دی تھی۔ (فتویٰ شیخ العثیمین، مجلہ الدعوة الریاض شماره ۱۸۲۸، ۲۴/ ذوالقعدہ ۱۴۲۲ھ، ۷ فروری ۲۰۰۲ء)

عرفات کوروانگی:

[104] ۹ ذوالحج (یومِ عرفہ) کو سورج نکلنے کے بعد میدانِ عرفات کی طرف روانہ ہوں (مسلم) ممکن ہو تو منیٰ سے پہلے وادیِ نمرہ میں جائیں اور زوالِ آفتاب تک وہیں رہیں۔ (مسلم) اور زوال کے بعد ساتھ ہی اگلی وادیِ نمرہ میں چلے جائیں، جہاں آجکل مسجدِ نمرہ بنائی گئی ہے۔ وہاں نمازِ ظہر وعصر کی دودور کعتیں (قصر) ایک آذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر کے وقت میں جمع تقدیم سے پڑھیں اور پھر عرفات چلے جائیں (صحیح مسلم) اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو سیدھے عرفات ہی چلے جائیں۔

[105] نبی ﷺ نے جبلِ رحمت کے دامن میں وقوف فرمایا۔ اسکے اوپر نہیں چڑھے (صحیح مسلم) اور فرمایا کہ ”میں نے یہاں وقوف کیا ہے۔ البتہ سارا میدانِ عرفات ہی جائے وقوف ہے“ (صحیح مسلم) حاجیوں کیلئے یومِ عرفہ کا روزہ جائز نہیں۔ (بخاری و مسلم) البتہ ۹ ذوالحج کا روزہ عام مسلمانوں کیلئے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے (صحیح مسلم) میدانِ عرفات

میں یہ دن ذکر اور دعائیں کرنے میں گزاریں۔ دعاؤں کیلئے نبی ﷺ نے دونوں ہاتھ سینے تک (بیہقی، احمد، اخبار مکہ فاکھی) اٹھائے تھے۔ (نسائی، ابن خذیمہ، احمد، طبرانی)

[106] ”کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ یومِ عرفہ سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم سے رہائی دے۔“ (صحیح مسلم) ”اس دن اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اہل عرفات پر فخر کرتا ہے۔ اور فرشتوں کو گواہ بنا کر کہتا ہے: میں نے ان سب کو بخش دیا۔“

(شرح السنہ بغوی، مسند ابو یعلیٰ، صحیح ابن خذیمہ، ابن حبان، مسند احمد)

[107] ایک دعا کو یومِ عرفہ کیلئے نبی ﷺ نے منتخب فرمایا ہے جو یہ ہے:

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) (ترمذی، مسند احمد،

مؤطا امام مالک، بیہقی، شرح السنہ، مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ)

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں،

تمام بادشاہی اور ہر طرح کی حمد و ثناء اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر

قدرت رکھنے والا ہے۔“

غرض یہ سارا دن قرآن و سنت سے ثابت شدہ مسنون اذکار و دعاؤں اور اللہ سے اپنی حاجتیں طلب کرنے میں گزارنا چاہئے۔

مزدلفہ کو روانگی:

[108] غروبِ آفتاب کے بعد میدانِ عرفات سے (مغرب کی نماز پڑھے بغیر) تبلیہ

و تکبیرات کہتے ہوئے مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں، اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء جمع تاخیر اور

قصر سے پڑھیں، ایک آذان اور دونوں کیلئے الگ الگ اقامت کہیں (صحیح مسلم) اور دونوں نمازوں کی پانچ فرض رکعتوں کے سوا نبی ﷺ کا وہاں کچھ بھی پڑھنا ثابت نہیں۔ (صحیح بخاری) علامہ ابن قیم کی تحقیق کے مطابق اس دن نبی ﷺ نے نماز تہجد بھی نہیں پڑھی۔ (حجة النبی ﷺ للالبانی ص ۷۶) صبح نماز فجر کے بعد مشعر الحرام کے پاس یا مزدلفہ میں کہیں بھی ذکر و دعاء میں مشغول رہیں اور روشنی خوب پھیل جانے پر مگر طلوع آفتاب سے تھوڑا پہلے منیٰ کو روانہ ہو جائیں۔ (صحیح مسلم) روانگی سے قبل اور فجر کے بعد جمرہ عقبہ پر رمی کیلئے سات یا کم و بیش کنکریاں چُن سکتے ہیں۔ (صحیح مسلم) اور اگلے دنوں میں روزانہ اکیس کنکریاں منیٰ سے لیکر رمی کر لینا بھی جائز ہے۔ (التحقیق والایضاح ص ۴۲)

[109] صرف خواتین اور ضعیف و بوڑھے لوگوں کو اجازت ہے کہ وہ آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے منیٰ جاسکتے ہیں۔ (بخاری و مسلم) مگر جمرہ عقبہ کی رمی طلوع آفتاب کے بعد ہی کرنا ہوگی۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، بیہقی، طیالسی، مسند احمد)

[110] مزدلفہ و منیٰ کے مابین وادی محسر بھی آتی ہے، جو کہ منیٰ کا ہی حصہ ہے، جہاں ابرہہ اور اسکے لشکر کو اللہ نے ابابیلوں (پرندوں کے لشکر) سے تباہ کروایا تھا۔ وہاں سے گزرتے وقت تیز تیز نکل جانے کا حکم ہے۔ (مسلم) تعجب ہے کہ بعض لوگ وہاں سوئے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔

یومِ نحر و قربانی اور احرام اتارنا:

[111] ۱۰ ذوالحجہ (یومِ نحر) کو سب سے پہلے جمرہ عقبہ (بڑے جمرہ) پر رمی کریں، جو موٹے چنے سے ذرا بڑی سات کنکریوں سے ہوگی۔ کنکریاں ایک ایک کر کے ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہیں۔ (صحیح مسلم) جمرات پر بڑے بڑے کنکر و پتھر اور جوتے مارنا روا

نہیں ہے۔ اس جمرہ کے پاس کھڑے ہو کر دعاء کرنا ثابت نہیں۔ (مؤطا امام مالک) اس جمرہ عقبہ پر رمی کرنے کے ساتھ ہی تبلیہ کہنا بند کر دیں۔ (بخاری ومسلم)

[112] منی میں موجود حُجَّاج کو نمازِ عید پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ انکی رمی ہی عید کے قائم مقام ہوتی ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۱۷۰-۱۷۱)

[113] رمی جمرہ کے بعد قربانی کریں۔ (مسلم) یہ حج تمتع (البقرہ: ۱۹۶) اور حج قرآن والوں کیلئے واجب ہے۔ اور حج مفرد والوں پر قربانی واجب تو نہیں لیکن کر لیں تو کارِ ثواب ہے۔ (بخاری ومسلم) اُونٹ اور گائے میں سات سات حاجی شریک ہو سکتے ہیں (مسلم) البتہ عام مسلمان جب منی کے علاوہ عید الاضحیٰ پر قربانی کریں تو اُونٹ میں دس گھر شرکت کر سکتے ہیں۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، ابن حبان، معجم طبرانی، کبیر، بیہقی، حاکم)

[114] قربانی کا مسنون وقت جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چار دنوں یومِ نحر وایامِ تشریق (۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳) تک رہتا ہے۔ (ابن حبان، دارقطنی، بیہقی، احمد، مسند بزار)

[115] قربانی کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جانور کو قبلہ رو کر کے (بائیں پہلو پر) لٹائیں اور اسکے دائیں پہلو پر اپنا پاؤں رکھیں۔ (بخاری ومسلم) اور چٹھری چلا دیں۔

[116] اُونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسکا اگلا بایاں پاؤں اسکے گھٹنے سے باندھ کر اسے تین ٹانگوں پر کھڑا رہنے دیں۔ (بخاری ومسلم) اور اسے قبلہ رو کر لیں۔ (بخاری تعلیقاً، مؤطا امام مالک وسنن کبریٰ بیہقی موصولاً) اور اسکی گردن کو پیچھے کی طرف موڑ کر اسکی رسی اسکی دُم سے باندھ دیں اور ذبح و نحر کی دعائیں کرتے ہوئے اسکی ٹانگوں کی جڑوں اور گردن کے آغاز میں موجود گڑھے میں خنجر یا برچھما مار دیں۔ وہ جلد ہی گر جائے گا۔ قرآن کریم میں انکے اسی طرح

زمین پر لگ جانے کا ذکر ہے۔ (الحج: ۳۶) مستحب تو یہی طریقہ نحر ہے۔ البتہ اسے بیٹھے بیٹھے ذبح کرنا بھی جائز ہے۔ (نزهة الطالبین و عمدة المفتین للنووی ۳/۳۰۷)

[117] قربان کو نحر یا ذبح کرتے وقت یہ اذکار و دعائیں پڑھیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) (صحیح مسلم)

”اللہ کے نام سے، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“

((اللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا مِنْكَ وَلَكَ)) (صحیح مسلم)

”اے اللہ! یہ تیری توفیق سے ملا اور تیری رضا کیلئے دیا ہے۔“

((اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي)) (صحیح مسلم)

”اے اللہ! اسے میری طرف سے قبول فرما۔“

[118] قربانی کا گوشت خود بھی کھانا چاہیے۔ (الحج: ۳۶) یہ نبی ﷺ کی سنت ہے۔ (مسلم)

[119] اگر قربانی دینے کی طاقت نہ ہو تو تین روزہ ایام حج [ایام تشریق میں] (صحیح بخاری)

یا اسکے بعد مکہ میں اور سات واپس اپنے گھر جا کر رکھ لیں۔ (سورۃ البقرہ: ۱۹۶)

[120] قربانی کے بعد سر منڈوا لیں یا بال چھوٹے کروا لیں (الفتح: ۲۷) البتہ سر منڈوانا افضل

ہے۔ (بخاری و مسلم) عورتوں کیلئے سر منڈوانا روا نہیں ہے۔ (ابوداؤد، دارمی، دارقطنی،

بیہقی، طبرانی) وہ اپنی چوٹی کے بالوں کو اکٹھا کر کے آخر سے تمام بالوں کو انگلی کے پورے

کے برابر کاٹ لیں۔ (المغنی ۳/۳۹۵) ناخن بھی کاٹ لیں تو بہتر ہے۔ (زاد المعاد ۲/۲۷۰)

[121] بال کٹوانے کے بعد احرام کھول دیں اور خوشبو وغیرہ لگائیں۔ (بخاری و مسلم)

یہ ”تحلل اول“ ہے۔ اب میاں بیوی کے تعلقات کے سوا تمام پابندیاں ختم ہو گئیں۔

[122] جو لوگ قربانی کیلئے کوپن لئے ہوئے ہوں، وہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد بال کٹوائیں اور احرام کھول لیں۔

[123] ۱۰ ارذواج کچ کوہی سب سے اہم کام اور حج کارکن اعظم ”طوافِ افاضہ“ (طوافِ حج یا طوافِ زیارت) کر لیں تو یہی مسنون ہے۔ (بخاری و مسلم) اگر بیماری و نقاہت یا حیض وغیرہ کے عذر کی وجہ سے ۱۰ ارذواج کو ممکن نہ ہو تو ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳) میں کر لیں۔ ورنہ جب مجبوری زائل ہو تب ہی سہی اور اس تاخیر پر کوئی فدیہ و کفارہ بھی نہیں ہے۔ (المغنی ۳/۳۹۶، بلوغ الامانی ترتیب و شرح مسند احمد الشیبانی ۲۰۴/۱۲-۲۰۵)

[124] اس طواف میں احرام، رمل اور اضطباع نہیں ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، مستدرک حاکم) حج تمتع کرنے والوں کیلئے اس طواف کے بعد صفا و مروہ کے مابین سعی بھی ضروری ہے اور قرآن و مفرد والوں کیلئے طوافِ قدم یا طوافِ عمرہ کے ساتھ کی گئی سعی ہی کافی ہے (ترمذی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، ابن حبان، بیہقی) طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں۔ (صحیح بخاری تعلیقاً، مصنف عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ موصولاً) اس طواف و سعی کے بعد حاجی کو ”تحلل ثانی“ یا تحلل کھلی“ حاصل ہو جاتا ہے اور میاں بیوی کے تعلقات سمیت تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

ایام تشریق اور قیام منی:

[125] طوافِ افاضہ کے بعد واپس منی لوٹ جائیں اور ایام تشریق کی راتیں وہیں گزاریں (ابوداؤد، ابن خذیمہ، ابن حبان، دارقطنی، بیہقی، احمد، حاکم) ان ایام کے دوران مکہ جانا اور زیارت و طوافِ کعبہ کرنا نبی ﷺ سے ثابت ہے۔ (بخاری تعلیقاً، معجم طبرانی کبیر، بیہقی موصولاً)

[126] ان دنوں تمام نمازیں انکے اوقات پر مگر قصر اور باجماعت ادا کریں۔ (بخاری و مسلم)

[127] ۱۱-۱۲ اور ۱۳ اذواج کوزوال آفتاب کے بعد تینوں جمرات کو سات سات کنکریوں سے

رمی کرنا مسنون ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل بھی یہی تھا۔ (بخاری) پہلے

چھوٹے پر رمی کریں اور فارغ ہو کر ایک طرف ہو جائیں اور قبلہ رو ہو کر دعاء مانگیں، ایسے ہی

درمیانے پر کریں، البتہ بڑے کے پاس دعاء ثابت نہیں۔ (بخاری و مسلم)

[128] اگر کوئی صرف ۱۱-۱۲ کی رمی کرنے پر ہی اکتفاء کرتا ہے، تو اسکے لئے یہ جائز ہے۔

(البقرہ: ۲۰۳) ۱۲ اذواج کی رمی کر کے مغرب سے پہلے پہلے اپنی جگہ سے روانہ ہو جائیں اور اگر

وہیں مغرب ہوگئی تو پھر اگلے دن ۱۳ اذواج کی رمی کرنا ضروری ہو جائے گا۔ (مؤطا) احناف اور

جمہور علماء کا یہی مسلک ہے (مؤطا امام محمد ص ۲۳۳، المجموع ۲۸۳/۸ المغنی ۳/۴۰۷)

[129] بچوں، بوڑھوں، بیماروں اور عورتوں کیلئے اگر خود جا کر رمی کرنے کی گنجائش نہ ہو تو وہ

وکیل مقرر کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں بعض ضعیف احادیث بھی ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد، ابن

ابی شیبہ، اور مجمع طبرانی اوسط میں ہیں۔ (فقہ السنہ ۳۵/۱، المغنی ۲۸۶/۳، التحقيق ص ۵۰،

النیل ایضاً) وکیل پہلے خود اپنی سات کنکریاں ایک ایک کر کے مارے، پھر مؤکلین کی بھی اسی

طرح مارے، مٹھی بھر کر کنکریاں پھینک دیں تو یہ رمی شمار نہیں ہوگی۔ (المغنی ۲۸۶/۳)

[130] ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا واجب ہے۔ (ابوداؤد، ابن خذیمہ، ابن حبان،

دارقطنی، بیہقی، مسند احمد، مستدرک حاکم نیز دیکھئے نیل الاوطار شوکانی ۳/۸۰۵)

۱۔ اس موضوع پر علامہ عبدالعزیز بن باز کا ایک رسالہ بڑا ہی مفصل و مفید ہے۔ ہم نے اس کا اردو ترجمہ کر کے

مکتبہ کتاب و سنت اور توحید پبلیکیشنز کی طرف سے چھپوایا ہے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ مِنْهُ الْقَبُولُ

البتہ بکریاں اور اُونٹ چرانے والوں (اصحابِ سنن، ابن حبان، ابن خذیمہ، دارمی، احمد، حاکم، مؤطا مالک) اور حُجَّاج کو پانی پلانے کی ذمہ داری نبھانے والوں (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ راتیں منیٰ میں نہ گزارنے کی رخصت دے دی تھی۔ (بخاری و مسلم)

[131] اگر کسی نے اس واجب کو بلا عذر شرعی ترک کر دیا تو اسے بعض آئمہ (مالک، شافعی، اور ایک روایت میں امام احمد) کے نزدیک دم دینا پڑے گا، جبکہ امام احمد کی مشہور روایت اور احناف کے نزدیک ترکِ قیام منیٰ پر فدیہ نہیں ہے۔ (نیل الاوطار ۸۰/۵/۳) لیکن انہیں رمی کرنا ہوگی، ایسے لوگ ایک دن بکریاں چرائیں اور ایک دن میں دونوں کی اکٹھی کنکریاں مار لیں (اصحابِ سنن، ابن حبان، ابن خذیمہ، مسند احمد، مستدرک حاکم، دارمی، مؤطا مالک)

بچوں کا حج وعمرہ:

[132] بچوں کا حج صحیح ہے اور اس کا ثواب بچوں کے علاوہ انھیں حج کروانے والوں (والدین) کو بھی ہوتا ہے۔ (مسلم) عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دو خلفاء رضی اللہ عنہم میں سات سال اور کم و بیش عمر کے نابالغ بچوں کو حج کروانے کے کئی واقعات کتبِ حدیث میں موجود ہیں۔ (مسلم) ان کا یہ حج نفلی شمار ہوگا اور بالغ ہونے پر اگر اللہ نے توفیق دے کر حج فرض کر دیا تو وہ فرض ادا کرنا ہوگا۔ (المحلی ابن حزم ۲/۶۷۷، نیل الاوطار ۲/۲۹۴)

[133] میقات پر احرام سے لیکر تمام مناسک انھیں اپنے ساتھ ساتھ پورے کروائیں، سوائے رمی کے، یہ آپ خود انکی طرف سے کر دیں، نا سمجھ بچوں سے احرام کے آداب پورے کروائیں، انھیں خوشبو نہ لگائیں، انکے بال یا ناخن نہ کاٹیں اور اگر وہ کسی معاملہ میں کوئی کمی بیشی کر دیتے ہیں تو ان پر کوئی دم یا گناہ نہیں ہے۔ (المحلی ۲/۶۷۷-۶۷۸، المرعاۃ ۶/۲۰۰-۲۰۳)

سمجھدار بچے کو احرام باندھیں اور نا سمجھ بچے کو معمول کے لباس (خواتین کی طرح) میں رکھ کر اسے احرام کے حکم میں داخل کر دیا جائے، لیکن افضل و احوط احرام باندھنا ہی ہے۔ (المرعاة ۲۰۱/۶، فتح الباری ۴/۱۷۱-۷۳، شرح نووی، بدایۃ المجتہد ابن رشد ۲۵۳/۱، سبل السلام ۱۸۱/۲/۱، المغنی، التحقیق ابن باز ص ۲۳، تحفۃ الاحوذی ۲/۳-۲۷۴، الفتح الربانی ۳۱-۳۰/۱۱)

[134] تمتع اور قرآن کرنے والے بچوں کی طرف سے بھی قربانی واجب ہے۔ (الشرح الصغير للدردیر ۸/۲-حاشیہ الدسوقی، المرعاة ۲۰۲/۶)

طواف وداع:

[135] مکہ مکرمہ سے اپنے شہر یا ملک جانے سے پہلے طواف وداع کرنا واجب ہے۔ البتہ حیض والی عورت یہ طواف کئے بغیر مکہ سے روانہ ہو سکتی ہے۔ (بخاری و مسلم) طواف وداع میں نہ رمل ہے نہ احرام ہے، نہ اضطباع اور نہ ہی اسکے ساتھ سعی ہے۔ طواف کریں، دو رکعتیں پڑھیں اور روانہ ہو جائیں۔ حرم شریف سے لے پاؤں باہر نکلنا سراسر خانہ ساز فعل ہے۔ (مناسک الحج والعمرہ للالبانی ص ۴۳)

احکام و آداب زیارت مدینہ منورہ:

[136] مسجد نبوی میں نماز کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کیا جائے تاکہ نبی ﷺ کے اس حکم کی خلاف ورزی نہ ہو جسمیں آپ ﷺ نے مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی طرف بغرض ثواب رخصت سفر باندھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم) مدینہ منورہ پہنچ کر

۱۔ اس موضوع پر علامہ عبدالعزیز بن باز کا ایک رسالہ بڑا ہی مفصل و مفید ہے۔ ہم نے اسکا اردو ترجمہ کر کے

مکتبہ کتاب و سنت اور توحید پبلیکیشنز کی طرف سے چھپوایا ہے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ مِنْهُ الْقَبُولُ

مسجد نبوی میں جائیں، جہاں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔ (بخاری ومسلم)

پچاس ہزار نماز والی حدیث (ابن ماجہ) ضعیف و ناقابلِ حجت ہے۔

[137] مسجد نبوی میں داخل ہوتے ہی دعاء دخول اور پھر تحیۃ المسجد پڑھیں اور اگر ممکن ہو تو

روضۃ الجنتہ میں پڑھیں جو قبر شریف کے ساتھ ہی سفید ستونوں والی جگہ ہے اور جسے نبی ﷺ

نے ”جنت کا باغیچہ“ قرار دیا ہے۔ (بخاری ومسلم) اگر کسی فرض نماز کا وقت ہے تو پہلے

باجاماعت نماز ادا کر لیں۔

[138] فرض نماز یا تحیۃ المسجد کی دو رکعتوں کے بعد نبی ﷺ کی قبر مقدس کے پاس جائیں

اور یوں سلام کریں:

((الْسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ)) ”اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر سلام ہو۔“

پھر ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر پر انھیں یوں سلام کریں:

((الْسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ)) ”اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! آپ پر سلام ہو۔“

اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر پر انھیں یوں سلام کہیں:

((الْسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا عُمَرُ)) ”اے عمر رضی اللہ عنہ! آپ پر سلام ہو۔“

(مؤطا مالک، عبدالرزاق وابن ابی شیبہ، بیہقی، فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ لاسماعیل القاضی)

[139] نبی ﷺ کی آخری آرامگاہ کے درودیوار یا جالیوں اور پوری مسجد نبوی کے کسی بھی

حصہ کو تبرک کی نیت سے چھونا، پھر ہاتھوں کو چہرے اور سینے پر پھیرنا اور چومنا ثابت نہیں ہے۔

امام غزالی، ابن تیمیہ، امام نووی، ابن قدامہ، ملا علی قاری، شیخ عبدالحق دہلوی (دیوبندی) اور

مولانا احمد رضا خان (بریلوی) نے بھی ان امور کو منع قرار دیا ہے (احیاء علوم الدین غزالی)

۲۲۲/۱، المغنی ۵۰۰/۳، فتاویٰ ابن تیمیہ ۹۷/۲۶، انوار البشارات فی مسائل الحج والزیارات
فاضل بریلوی ص ۲۹، احکام شریعت فاضل بریلوی حصہ سوم، معراج الدرایہ
ص ۱۲۴، جذب القلوب الی دار المحبوب شیخ عبدالحق دہلوی ص ۱۷۱-۱۷۲

[140] قبر شریف کے پاس شور پیدا کرنا یا طویل عرصہ تک رک کر شور کا باعث بننا بھی درست
نہیں، کیونکہ یہ ادب گاہ عالم ہے اور یہاں آوازوں کو پست رکھنا ضروری ہے۔ (الحجرات: ۲)
صلوٰۃ و سلام سے فارغ ہو جائیں تو قبلہ رو ہو کر دعائیں مانگیں، نہ کہ قبر شریف کی طرف منہ
کر کے۔ (التحقیق والایضاح ص ۶۷)

[141] حرم کی کی طرح ہی مسجد نبوی سے بھی الٹے پاؤں نکلنا ایک خود ساختہ فعل ہے، جسکی کوئی
شرعی حیثیت نہیں ہے۔ (مناسک الحج والعمرہ ص ۴۳)

[142] قیامِ مدینہ منورہ کے دوران کسی بھی وقت اقامت گاہ سے وضوء کر کے جائیں اور مسجدِ قبا
میں دو رکعتیں پڑھ لیں۔ اسکا پورے عمرہ کے برابر ثواب ہے۔ (ترمذی، مسند احمد، نسائی،

ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، بیہقی، مسند ابو یعلیٰ، تاریخ کبیر امام بخاری)
مسجدِ قبا کی زیارت سنتِ رسول ﷺ ہے۔ (صحیح مسلم)

[143] بقیع الغرقہ یا جنت البقیع کی زیارت کر سکتے ہیں اور وہاں عام قبرستان کی زیارت والی
دعاء کریں اور ان الفاظ کا اضافہ کر دیں:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَاهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ))

”اے اللہ! اس بقیع غرقہ کے آسودگانِ خاک کی مغفرت فرمادے۔“

[144] شہداء اُحد کی زیارت بھی جائز ہے اور وہاں بھی عام زیارتِ قبور والی دعاء کریں۔

[145] مدینہ منورہ میں جتنا بھی قیام ممکن ہو جائز ہے۔ چالیس نمازیں پوری کرنے کیلئے ہفتہ بھر رکنا کوئی شرط نہیں، کیونکہ اس موضوع کی بیان کی جانے والی مسند احمد و طبرانی اوسط والی روایت ضعیف و ناقابل استدلال ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ للالبانی ۳۶۶/۱)

[146] دوران حج اگر کوئی شخص مقصد بنائے بغیر ضمنی طور پر کوئی تجارت یا مزدوری کرنا چاہے تو یہ جائز ہے۔ (البقرہ: ۱۹۸، الحج: ۳۸، تفسیر ابن کثیر ۲۸۵/۱، بخاری شریف حدیث: ۱۷۷۰) البتہ اس میں غیر قانونی اشیاء غیر قانونی طریقوں سے لانا، ان کا کاروبار کرنا اور کسٹم میں دھوکا دہی کرنا جو کہ عام حالات میں بھی روا نہیں، وہ حج و حُجَّاج کے لئے بھی جائز نہیں، ان سے بچیں۔ (جدید فقہی مسائل، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ص ۱۳۰-۱۳۱)

[147] مکہ مکرمہ کا اصل تحفہ آب زمزم اور مدینہ منورہ کا مبارک ہدیہ عَجْوہ کھجور ہے، کیونکہ آب زمزم ہر غرض و مرض کیلئے مفید ہے۔ (مسند احمد، معجم طبرانی اوسط، ابن ابی شیبہ، بیہقی) یہ کھانے کا کھانا (صحیح مسلم) اور بیماری کی دواء ہے (مسند احمد، طیالسی، بیہقی، معجم طبرانی صغیر و کبیر) لیکن اس میں کفن یا نقدی کو بھگوننا خانہ ساز فعل ہے (السنن والمبتدعات ص ۱۱۳ وحجة النبی ص ۱۱۹) اور عَجْوہ کھجور کے سات دانے صبح کھالیں تو اس دن زہراور سحر (جادو) اثر نہیں کرتا۔ (بخاری و مسلم) یہ شفاء اور زہر کا تریاق ہے (صحیح مسلم) یہ جنت کا پھل ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، مسند احمد و ابویعلیٰ)

[148] سفر چاہے کتنا ہی آرام دہ کیوں نہ ہو، یہ عذاب کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، لہذا کوئی شخص جب اپنا کام مکمل کر لے تو جلد اپنے اہل و عیال میں لوٹ جائے (بخاری و مسلم) حاجی کا حج سے فارغ ہو کر اپنے اہل و عیال میں جلد لوٹ جانا ہی زیادہ اجر کا باعث ہے۔ (دارقطنی، بیہقی، حاکم)

[149] جب واپسی کا سفر اختیار کریں تو سواری پر بیٹھنے، راستے میں قیام کرنے، شہروں کو دیکھنے اونچائی پر چڑھنے اور زیریں جانب اترنے وغیرہ کی دعائیں کرتے آئیں اور جب اپنا شہر نظر آجائے تو یہ دعا کریں:

((آئِبُونِ تَائِبُونِ عَابِدُونِ سَاجِدُونِ لِرَبِّنَا حَامِدُونِ)) (بخاری و مسلم)

”ہم تائب ہو کر، سجدہ و عبادت گزاری کا عہد کر کے لوٹ آئے ہیں،

اور اپنے رب کی تعریفیں کرتے ہیں۔“

[150] اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے ممکن ہو تو مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لیں۔ (بخاری و مسلم) اور پھر یہ دعا کرتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہو جائیں:

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ

وَلَجْنَا وَعَلَى رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا﴾ (ابوداؤد)

”اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے، اور نکلنے کی جگہوں کی بھلائی کا

سوال کرتا ہوں، تیرا نام لیکر ہم یہاں سے نکلے تھے اور اے ہمارے

رب! تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے۔“



مختصر مسائل واحکام قربانی وعیدین ۲

عشرہ ذوالحج کی فضیلت:

[151] سال کے بارہ ماہ میں سے حرمت والے مہینے چار ہیں۔ (التوبہ: ۳۶) جو کہ ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ربیع الثانی ہیں۔ (بخاری و مسلم) اس ماہ کے عشرہ اول، یوم عرفہ اور یوم نحر کی اللہ نے قسمیں کھائی ہیں۔ (سورۃ الفجر: ۲، ۱؛ تفسیر ابن کثیر ۳/۳۸۶، سنن کبریٰ، نسائی، احمد، حاکم) ان دس دنوں میں کیا گیا عمل، ہر دوسرے عمل سے اللہ کو زیادہ محبوب ہے حتیٰ کہ جہاد سے بھی، الا یہ کہ کوئی شرف شہادت سے سرفراز ہو جائے تو اس کا کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ (بخاری)

[152] صرف ایک یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کا روزہ دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (مسلم) لیکن یہ روزہ ان لوگوں کیلئے جائز نہیں جو میدان عرفات میں حج کیلئے موجود ہوں (بخاری و مسلم) اور عیدین (الفرط والاضحیٰ) کے روزے بھی جائز نہیں۔ (بخاری و مسلم) امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ عشرہ ذوالحج کے دن، ماہ رمضان کے عشرہ اخیر کے دنوں سے افضل ہیں۔ انکے شاگرد رشید علامہ ابن قیم نے اسکی تفصیلی وضاحت اور یوم ترویہ، یوم عرفہ، یوم نحر یا یوم حج اکبر کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کی راتیں اس عشرہ ذوالحج کی راتوں سے افضل ہیں کیونکہ ان میں لیلۃ القدر و اعتکاف ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۵/۲۸۷-۲۸۹)

[153] ۱۰ ذوالحج کو ”یوم نحر“ کے علاوہ ”یوم حج اکبر“ بھی کہا گیا۔ (التوبہ: ۳، بخاری مع الفتح

۸/۳۱۷-۳۲۰، مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۵/۲۸۸-۲۸۹)

۲۔ اس موضوع پر ہماری ایک مفصل کتاب بھی ہے جو کہ مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ

(پاکستان) کی طرف سے شائع ہو چکی ہے۔ تَقَبَّلْهُ، اللّٰهُ

صرف جمعہ کے دن یوم عرفہ آنے والے حج کو ”حج اکبر“ یا ”اکبری حج“ کہنا اور اسے ستر حجوں کے برابر ثواب والی بات خود ساختہ و بلا دلیل ہے۔

قربانیاں:

[154] فَصَلَ لِرَبِّكَ وَانْحَوْ (الکوثر: ۲) کے کئی معنی بیان کر کے امام ابن کثیر نے ترجیح اسی معنی کو دی ہے کہ اس سے مراد قربانی کا ذبح کرنا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۷/۵۱۱)

اور یہ سنت رسول ﷺ اور سنت ابراہیم علیہ السلام ہے، جو اسماعیل علیہ السلام کی قربانی وَقَدْ يُنَاهُ بِذَنْحٍ عَظِيمٍ (الصفات: ۱۰۷) کی یاد تازہ کرتی ہے۔ نبی ﷺ ہر سال قربانی دیا کرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے سفر کے دوران بھی قربانی دی۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، ابن حبان، بیہقی، مستدرک حاکم، معجم طبرانی کبیر)

[155] جو شخص طاقت کے باوجود قربانی نہ کرے نبی ﷺ نے اسے عید گاہ سے دور رہنے کا حکم دیا ہے۔ (ابن ماجہ، مسند احمد، دارقطنی، بیہقی، مستدرک حاکم)

[156] حاجیوں میں سے ہر چھوٹے بڑے اور مرد و زن پر ایک قربانی ہے، البتہ غیر حاجی ایک گھر والے سبھی افراد ایک قربانی میں شریک ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، بیہقی، مسند احمد، مؤطا مالک اور معجم طبرانی کبیر) انکی تعداد چاہے ایک سو یا ایک سو سے بھی زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ (نیل الاوطار ۳/۱۲۱/۵)

[157] حج کے موقع پر اُونٹ اور گائے دونوں ہی سات حاجیوں کی طرف سے ہوتے ہیں۔ (صحیح مسلم) البتہ غیر حاجیوں کیلئے گائے سات گھروں کی طرف سے اور اُونٹ دس گھروں کی طرف سے کفایت کر جاتا ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، ابن حبان، بیہقی،

مستدرک حاکم، معجم طبرانی (کبیر) ایک گھر سے مراد صرف وہ لوگ ہیں، جنکی آمد و خرچ کا سارا حساب کتاب ایک ہی شخص کے ہاتھ میں ہو۔

[158] قربانی چار دن جائز ہے، یومِ نحر (۱۰ ذوالحج) اور ایامِ تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحج) (صحیح ابن حبان، دارقطنی، بیہقی، مسند احمد، مسند بزار) اسی بات کی تائید قرآن کریم سے بھی ہوتی ہے۔ (الحج: ۲۸، تفسیر قرطبی ۳/۳۰۲)

قربانی کرنے والے کیلئے ہدایات نبویہ ﷺ:

[159] جو قربانی کرنا چاہے، وہ ذوالحج کا چاند دیکھنے کے بعد اپنے ناخن اور بال نہ کاٹے۔ (صحیح مسلم) جسمیں قربانی دینے کی طاقت نہ ہو اور وہ بھی قربانی دینے والوں کی طرح اپنے ناخن، بال انہی کے ساتھ کاٹے تو بعض متکلم فیہ روایات کی رو سے اسے بھی قربانی کا ثواب ہوگا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، دارقطنی، بیہقی، امام حاکم و ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔ البتہ شیخ البانی نے اس پر کلام کیا ہے۔ تحقیق مشکوٰۃ ۱/۴۶۶)

[160] قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے نحر یا ذبح کرنا سنت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم) حتیٰ کہ عورتیں بھی اپنی قربانی کا جانور خود ذبح کریں جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو اسکا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری و بیہقی تعلیقاً و عبدالرزاق و حاکم موصولاً) اور فقہی آراء سے قطع نظر عورت کا ذبیحہ حدیث رسول ﷺ کی رو سے حلال ہے۔ (بخاری)

امام ابن ماجہ نے اس پر ”ذبیحۃ المرأة“ عورت کا ذبیحہ“ کا عنوان قائم کیا ہے۔ (ابن ماجہ)

[161] گوشت کاٹنے اور بنانے والے کو اجرت کے طور پر قربانی کی کھالیں یا قربانی کا گوشت نہیں دینا چاہیئے۔ (صحیح بخاری و مسلم) اور نہ ہی چڑایا گوشت بیچنا چاہیئے، البتہ چڑا گھر

میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (مسند احمد)

[162] قربانی کا وقت نمازِ عید پڑھ لینے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اگر کسی نے نماز سے پہلے ہی جانور ذبح کر لیا تو اسے کا گوشت تو حلال ہے مگر قربانی کا ثواب نہیں ہوگا۔ اسے چاہیے کہ اسکی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے۔ (بخاری و مسلم)

ذبح و نحر کا مسنون طریقہ:

[163] پہلے چھری کو خوب تیز کر لیا جائے تاکہ جانور کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ (صحیح مسلم) اور چھری جانور کی آنکھوں کے سامنے تیز نہ کی جائے بلکہ اس سے کہیں چھپا کر تیز کریں تاکہ اپنی آنکھوں کے سامنے چھری تیز ہوتے دیکھ کر وہ اذیت نہ پائے۔ (مستدرک حاکم، معجم طبرانی کبیر و اوسط، بیہقی، مصنف عبدالرزاق)

[164] اُونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے تین ٹانگوں پر قبلہ رو (بخاری تعلیقاً و مالک و بیہقی موصولاً) کھڑا کیا جائے (الحج: ۳۶) و بخاری عن ابن عباس: قیاماً اُگلی بائیں ٹانگ اور ران کو باہم باندھ دیا جائے اور ”بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ“ پڑھ کر اسکے سینے اور گردن کی جڑ کے درمیان والی، گڑھانما جگہ میں نیزہ یا برچھا مارا جائے، جس سے اس کی رگِ جان کٹ جائے۔ (بخاری و مسلم) اور وہ زمین پر لگ جائے۔ (الحج: ۳۶)

اُونٹ میں مستحب تو نحر ہی ہے، لیکن اگر کوئی اسے ذبح کرتا ہے تو بھی جائز ہے۔ (روضۃ الطالبین و عمدة المفتین امام نووی ۳/۳۰۷، المرعاة ۲۸/۷)

[165] گائے (بھینس اور بھیڑ بکریوں) کو ذبح کیا جائے گا۔ (البقرہ: ۶۷) لیکن اگر کوئی گائے بھینس کو نحر کرتا ہے تو بھی حرج نہیں (المرعاة ۲۸/۷)

[166] ہر جانور کو ذبح کرتے وقت قبلہ رو کر لیں، اسے دائیں پہلو پر لٹالینا چاہیے۔ (بخاری

تعلیقاً موقوفاً، مؤطا مالک و بیہقی موصولاً موقوفاً، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی، ابن خذیمہ، مسند احمد، بیہقی، مرفوعاً) اور اسکے اوپر والے پہلو پر اپنا پاؤں رکھیں۔ (بخاری و مسلم)

[167] چھری چلانے سے پہلے یہ تکبیر وغیرہ پڑھ لیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) (صحیح مسلم)

”اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“

((اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا مِنْكَ وَلَكَ)) (صحیح مسلم)

”اے اللہ! یہ تیری توفیق سے اور تیری ہی رضا کیلئے ہے۔“

((اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا)) ”اے اللہ! اسے ہم سے قبول فرما۔“ (صحیح مسلم)

قربانی کے جانور:

[168] وہ جانور جو حلال ہیں (الانعام: ۱، الحج: ۳۴، ۸) مثلاً بھینٹ، مینڈھا، بکری، بکرا

(الانعام: ۱۴۳) اُونٹ، اُونٹنی، گائے اور بیل۔ (الانعام: ۱۴۴) بھینس اور بھینسے کی قربانی کے جواز

وعدم جواز میں اختلاف ہے۔ ارجح و احوط یہی ہے کہ نہ کی جائے، لیکن اگر کوئی کرتا ہے، تو وہ بھی

قابل ملامت نہیں ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ۵۲۰/۱ و ہفت روزہ الاعتصام ۸ نومبر ۱۹۷۱ء مقالہ مولانا عبدالقادر

عارف حساری۔) (قائلین جواز) فتاویٰ الہمدیث روپڑی (قائلین عدم جواز) و التفصیل: المرعاة

۳/۳۵۳-۱۳۵۴ الاعتصام، عید الضحیٰ نمبر ۱۹۸۶ء مقالہ حافظ صلاح الدین یوسف)

[169] سب سے افضل قربانی اُونٹ، پھر گائے، پھر مینڈھا (یادنبہ) اور بکرا ہے۔ (بخاری و

جانوروں میں مطلوبہ اوصاف:

[170] اگر مینڈھا ہو تو خوبصورت اور سینگوں والا ہو۔ (بخاری و مسلم) موٹا تازہ ہو۔ (ابن

ماجہ، مستدرک حاکم، مسند احمد، مسند بزار، بیہقی)

[171] قربانی کے جانوروں کو خرید کر پال پوس کر خوب موٹا تازہ کرنا چاہئے۔ (بخاری تعلیقاً،

المستخرج ابو نعیم موصولاً) یہ زیادہ باعث اجر و ثواب ہے۔

[172] خنسی جانور کی قربانی جائز ہے۔ (ابن ماجہ، مسند احمد، حاکم، بیہقی، بزار)

[173] حاملہ جانور کی قربانی بھی جائز ہے۔ (اور اگر خرید لینے کے بعد اور قربانی کرنے سے

پہلے ہی وہ شیردار ہو جائے تو ماں اور بچہ دونوں کو ہی ذبح کر دیا جائے۔ اور قربانی تک اسکا صرف

اتنا ہی دودھ پیا جائے جو بچے سے نچ رہا ہے۔ (بیہقی و علل ابن ابی حاتم)

اگر ذبح کرتے وقت اسکے پیٹ سے بچہ مردہ نکل آئے تو اسکے گوشت کے بارے میں کچھ

اختلاف ہے، اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع اسکے حلال ہونے پر ہی ہے۔ (حیۃ الحیوان

۱/۱۶، اعلام الموقعین ابن قیم ۲/۳۷۱، فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۳۰۷، الاعتصام۔ عید الاضحیٰ نمبر ۱۹۸۶ء)

جانوروں کے عیوب و نقائص:

[174] جانور لنگڑا نہ ہو کہ جسکا لنگڑا پن ظاہر ہو، آنکھوں سے کا نا نہ ہو کہ کا نا پن ظاہر ہو، ایسا بیمار

نہ ہو کہ جسکی بیماری نمایاں ہو، اور ایسا لاغر و کمزور نہ ہو کہ جس کے جسم میں چربی اور ہڈی میں گودانہ

ہو۔ (سنن اربعہ، ابن خذیمہ، ابن حبان، دارمی، دارقطنی، بیہقی، احمد، حاکم، مؤطا مالک)

[175] اسکا کان سامنے یا پیچھے کی جانب سے کاٹ کر اسے ساتھ ہی لٹکتا نہ چھوڑ دیا گیا ہو، نہ

اسکے کان لمبائی میں چیرے ہوئے ہوں اور نہ اسکے کان میں گول سوراخ کیا گیا ہو۔ (حوالہ جات

سابقہ) خارش زدہ نہ ہو اور اگر مادہ ہے تو اس کا تھن کٹا ہوا نہ ہو۔ (طبرانی اوسط)

[176] قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اگر اس میں کوئی عیب آجائے تو اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ (ابن ماجہ، مسند احمد، ابویعلیٰ، طیالسی، بیہقی، مصنف عبدالرزاق) البتہ اگر کوئی صاحب حیثیت ہے اور جانور بدل لیتا ہے تو یہ افضل ہے، لیکن بلا وجہ جانور بدلنا جائز نہیں۔ (ابوداؤد، بیہقی، ابن خذیمہ۔ متکلم فیہ) الا یہ کہ اس سے اچھے جانور کے ساتھ بدلا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (المحلی ۳۷۵/۷، المغنی ۱۱/۱۱، الانصاف ۸۹/۴)

جانوروں کی عمریں اور دانت:

[177] جانور انتہائی بوڑھا ہو کر جسم کی چربی سے خالی اور ہڈی کے گودے میں محروم نہ ہو چکا ہو (سنن اربعہ، احمد، مالک، ابن حبان، بیہقی، دارمی، ابن خذیمہ، حاکم، طیالسی، طبرانی اوسط)

[178] دودھ کے دودانت نکال چکا ہو۔ یعنی جذعہ یا کھیرانہ ہو بلکہ مُسْتہ یا دودانتا ہو۔ (مسلم)

اور اہل لغت کے یہاں جذعہ و کبرا، مینڈھ یا دنبہ ہوتا ہے جو اپنی عمر کا ایک سال مکمل کر چکا ہو۔ اور نبی ﷺ نے بعض صحابہ (حضرت عقبہ بن عامر اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما) کو چھ ماہ کے بکرے کی قربانی کی اجازت دی تھی، وہ انہی کے ساتھ مخصوص ہے، اور عموم کی دلیل نہیں بن سکتی، جیسا کہ آپ ﷺ کے ارشاد کے ان الفاظ سے پتہ چلتا ہے:

((صَحَّ بِهٖ اَنْتَ، وَلَا رُخْصَةٌ لِاَحَدٍ فِيْهَا بَعْدَكَ))

”تم ذبح کر لو، لیکن تمہارے بعد اس کی کسی دوسرے کو اجازت نہیں ہے۔“

(للتفصیل نیل الاوطار ۳/۱۱۳-۱۱۵، فتح الباری ۹/۱۰-۱۸، الفتح الربانی ۱۳/۷۱-۷۶، المرعاة ۳۵۲/۳-۳۵۳، الاعتصام لاہور، عید الاضحیٰ نمبر مقالہ مولانا عطاء اللہ حنیف، عون المعبود شرح ابوداؤد

۵۳/۲، النہایہ فی غریب الحدیث لابن الاثیر ۱/۱۷۷، مشارق الانوار قاضی عیاض ۱/۷۹۱، التعلیق
المجد مولانا عبدالحی حنفی ص ۴۱، بذل المجہود شرح ابوداؤد مولانا خلیل احمد سہارنپوری ۱/۷۱

فوت شدگان کی طرف سے قربانی:

[179] فوت شدگان کی طرف سے قربانی دی جاسکتی ہے۔ اگرچہ امام ابن المبارکؒ کے بقول زیادہ صحیح یہ ہے کہ ان کی طرف سے صدقہ دیا جائے اور اگر قربانی دی جائے تو اسکا سارا گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ (الفتح الربانی ۱۳/۱۰۹-۱۱۲، المرعۃ ۳/۳۵۹، فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۳۰۶)

[180] اگر کسی فوت شدہ کی طرف سے قربانی دیں تو پھر کم از کم دو جانور ذبح کریں۔ ایک فوت شدہ کی طرف سے اور دوسرا اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے۔

گوشت کی تقسیم:

[181] قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کے استحباب کا اشارہ قرآن کریم سے ملتا ہے کہ خود کھائیں، خود اور محتاجوں کو کھلائیں اور سائل کو بھی کھلائیں۔ (الحج: ۳۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم بھی تین حصوں میں ہی تقسیم کیا کرتے تھے اور اسی کا کہا کرتے تھے کہ ایک حصہ اپنے گھر والوں کیلئے، دوسرا دوست و احباب اور پڑوسیوں وغیرہ کیلئے اور تیسرا فقراء و مساکین اور عام محتاجوں کیلئے ہو۔ اور انکا کوئی مخالف بھی نہیں تھا۔ امام ابن کثیر، امام ابن قدامہ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر ۳/۴۷۷-۴۷۸، المغنی ۹/۴۲۸-۴۲۹، فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۳۰۹، ارواء الغلیل ۴/۳۷۷)

[182] غیر مسلم کو بھی قربانی کا گوشت دیا جاسکتا ہے کیونکہ سورۃ الحج کی آیت ۳۶ میں حکم عام ہے، اور یہ غیر مسلم لوگوں کو بھی شامل ہے، اور ممانعت کی کوئی دلیل بھی نہیں ہے۔ (الاعتصام، عید

الاضحیٰ نمبر ۱۹۸۶ء مقالہ حافظ صلاح الدین یوسف)

[183] گوشت یومِ نحر اور ایامِ تشریق میں کھایا اور بعد تک بھی رکھا جاسکتا ہے کیونکہ شروع اسلام میں ۱۳ ذوالحج کے بعد تک گوشت روک رکھنے کی ممانعت تھی، لیکن بعد میں اسکی اجازت دے دی گئی تھی۔ (بخاری و مسلم) بہر حال تین حصے کر کے اپنا حصہ کھائیں یا رکھ لیں۔ دوسرے دو حصے تقسیم کر دینا ہی مستحب ہے۔

قرض لے کر قربانی کرنا:

[184] قرض لے کر قربانی کرنا ایک مستحسن فعل ہے اگرچہ یہ واجب نہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ۳۰۵/۲۶) اور جو لوگ کاروباری یا نفع آور قرض کے بہانے قربانی چھوڑ دیتے ہیں، انکا یہ بہانہ بے جا عذرِ لنگ ہے۔

بعض بے ہودہ کوششیں:

[185] قربانی سنتِ ابراہیمی (علیہ السلام) اور سنتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ صحابہ و تابعین سے لیکر آج تک کے مسلمانوں کا تعامل اسکی شرعی حیثیت کا گواہ ہے، مگر بعض منکرین سنت پرویزیوں نے اسکی شرعی حیثیت کو مشکوک بنانے کیلئے کئی بے ہودہ قسم کی کوششیں کی ہیں۔ مسلمانوں کو ان کے جھانسنے میں ہر گز نہیں آنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اس سنت کے احیاء کی توفیق سے نوازے، اور ان عیاروں کی دھوکہ دہیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۳۔ یاد رہے کہ ان پرویزیوں کو عام اہل علم اور حکومت کویت کا دارالافتاء کا فرقرار دے چکے ہیں۔

۴۔ قربانی کے مسائل واحکام اور پرویزیوں کے تفصیلی رد کیلئے دیکھیئے: ہماری کتاب ”سوئے حرم“ جو = حج وعمرہ اور قربانی کے مسائل واحکام (بادلائل) پر مشتمل ہے۔

فلسفہ عید:

[186] اسلام نے انسان کے فطری جذبہ اظہارِ مسرت کے پیش نظر سال میں خوشی منانے کے دو مواقع مہیا کئے ہیں (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، مسند احمد) پہلا موقعہ ماہِ رمضان کے اختتام پر، جسے ”عید الفطر“ کہا جاتا ہے اور دوسرا موقعہ مناسک حج مکمل کرنے اور حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے عظیم درایانہ کارنامے کی یادگار (۱۰ ذوالحجہ) ہے۔ عید کا دن تقدس مآب خوشیوں کے ساتھ ساتھ بعض روایات کی رو سے روزہ داروں کی مغفرت و بخشش کا دن ہے۔ (شعب الایمان و سنن کبریٰ بیہقی، الترغیب ابن شاہین، الضعفاء عقیلی، الفردوس دیلمی، کتاب الثواب ابو الشیخ، للتفصیل المرعاة شرح مشکوٰۃ ۴/۳۰۹-۳۱۰)

آغاز و حکم عید:

[187] عید الفطر کی مشروعیت عید الاضحیٰ سے پہلے ۲ ھ میں ہوئی۔ (تلخیص الحیر ۹/۲۱، الشرح الکبیر للرافعی بحوالہ الفتح الربانی ۶/۱۹۹)

نماز عید احناف کے نزدیک واجب، حنابلہ کے نزدیک فرض کفایہ، مالکیہ و شافعیہ اور جمہور اہل علم کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ (الفروع شرح المہذب ۳/۵، الفقہ علی المذاهب الاربعہ، الفتح الربانی ۶/۱۳۹، المغنی ۳/۲۵۲-۲۵۵) امام شوکانی، علامہ نواب صدیق حسن خان، مولانا عطاء اللہ حنیف اور علامہ البانی کا رجحان بھی اسکے وجوب کی طرف ہی ہے۔ (پندرہ روزہ ترجمان دہلی، عید الفطر نمبر ۱۹۸۶ء تمام المنہ ص ۳۴۴ الروضہ الندیہ ۱/۱۴۲، نیل الاوطار ۲/۳۱۰-۳۱۱)

خوبصورت لباس و خوشبو:

[188] بعض صحابہ کے آثار سے پتہ چلتا ہے کہ عید کے دن غسل کرنا چاہیئے۔ (مسند شافعی،

مؤطا مالک) اور خوبصورت لباس پہننا۔ (کتاب الاُم شافعی، ابن خذیمہ) اور خوشبو لگانا مسنون عمل ہے۔ (حاکم، معجم طبرانی کبیر، فضائل الاوقات بیہقی) اچھا لباس پہننے اور خوشبو لگانے (تجمل) کے بارے میں تو امام بخاری نے مستقل باب قائم کیا ہے: ”باب فی العیدین والتجمل فیہ“ اور پھر اسکے تحت بعض احادیث ذکر کی ہیں۔ (بخاری مع الفتح ۴۳۹/۲) اور بعض صحابہ سے بھی خوبصورت لباس پہننے کا پتہ چلتا ہے۔ (فتح الباری ۴۳۹/۲)

کچھ کھا کر جانا (عید الفطر پر) اور آ کر کھانا (عید الاضحیٰ پر):

[189] عید الفطر کیلئے نبی ﷺ وتر {طاق} تعداد میں کھجوریں کھا کر جایا کرتے تھے۔ (بخاری) البتہ عید الاضحیٰ کے دن کچھ کھائے پیئے بغیر ہی عید گاہ جانا اور واپس آ کر اپنی قربانی کا گوشت کھانا مسنون ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، مسند احمد) البتہ اس ”سنت“ کو نصف دن کا روزہ کہنا ایک قطعاً غلط نظریہ ہے، کیونکہ روزہ صرف وہی ہوتا ہے جو غروب آفتاب تک ہو۔

شہر سے باہر عید:

[190] نبی ﷺ ہمیشہ شہر سے باہر جا کر کھلے میدان میں عید پڑھا کرتے تھے، لہذا مسنون و افضل تو یہی ہے۔ البتہ ابوداؤد، ابن ماجہ اور مستدرک حاکم کی بعض ضعیف روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بارش وغیرہ کا کوئی شرعی عذر ہو تو مسجد میں بھی عید پڑھی جاسکتی ہے۔ (عون المعبود شرح ابوداؤد ۲۳/۴، تلخیص الحبیر ۸۳/۲، فقہ السنہ ۲۱۸/۱)

عورتوں کا عید گاہ جانا:

[191] نماز عید میں شرکت کیلئے عورتوں اور بچوں کو بھی عید گاہ جانا چاہیئے۔ (صحیح بخاری) حتیٰ کہ حیض والی عورتوں کو بھی نبی ﷺ نے عید گاہ جانے کا حکم فرمایا کہ وہ نماز میں نہیں، البتہ

مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہو جائیں۔ (بخاری و مسلم) بعض علماء احناف بھی اسکے قائل ہیں۔ (العرف الشدی ص ۲۴۴ علامہ انور شاہ کشمیری) البتہ عورتیں زرق برق لباس پہن کر اور خوشبو لگا کر نہ جائیں۔ (صحیح مسلم)

پیدل اور سوار:

[192] عید گاہ کی طرف جانے کیلئے بہتر تو یہی ہے کہ پیدل چل کر جائیں، کیونکہ بعض روایات کا مجموعی مفاد اسی بات کے سنت ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، سنن سعید بن منصور، بیہقی، کتاب الام شافعی) البتہ کسی سواری پر بیٹھ کر بھی عید گاہ چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ (صحیح بخاری، باب المشی والركوب الى العيد)

راستہ بدلنا:

[193] عید گاہ کی طرف جانے اور آنے کے آداب میں سے ہی ایک بات یہ بھی ہے کہ جانے اور واپس آنے کیلئے الگ الگ راستہ اختیار کیا جائے، کیونکہ نبی ﷺ کا عمل مبارک یہی تھا۔ (صحیح بخاری) علامہ ابن قیم اور حافظ ابن حجر نے راستہ بدلنے کی بیس سے زیادہ حکمتیں ذکر کی ہیں، مثلاً قیامت کے دن دونوں راستوں کا گواہ بن جانا، دونوں راستوں کے جن وانس کا گواہ بننا، شوکت اسلام کا دونوں راستوں میں اظہار ہونا، یہود و منافقین کی جلن میں اضافہ اور زیادہ قربت داروں سے ملاقات کا باعث ہونا وغیرہ۔ (زاد المعاد ۲/۴۹۶، فتح الباری ۲/۴۷۳، الفتح الربانی ۱۲۱/۶، نیل الاوطار ۲/۲۹۱، ۲۹۲، غنیۃ الطالبین ۱۰۱/۲-۱۰۲) لیکن اگر کوئی راستہ نہیں، بدلتا تو بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ راستہ بدلنا واجب نہیں صرف مستحب ہے۔ (الفتح الربانی ۲/۴۷۳، نیل الاوطار ۲/۲۹۱)

تکبیرات کہنا:

[194] عید الفطر کیلئے عید گاہ جاتے ہوئے تکبیریں کہتے جائیں اور خطبہ شروع ہونے تک یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ (البقرہ: ۱۸۵) اور عید الاضحیٰ کیلئے ۸ ذوالحجہ (یوم ترویہ) سے لیکر ۱۳ ذوالحجہ (آخر ایام تشریق) تک تکبیریں کہیں۔ (البقرہ: ۲۰۳، الحج: ۳۷)

اوقات و انداز:

[195] تکبیرات کے یہی ایام ہیں، اور ان میں صبح و شام، نمازوں کے بعد، راہ چلتے، مجلس میں بیٹھے، بستر پر لیٹے، ہر وقت تکبیریں کہنا مستحب ہے۔ (بخاری مع فتح الباری ۲/۲۶۲، الفتح الربانی ۶/۱۷۲-۱۷۳، فقہ السنہ ۱/۳۲۵) عیدین کی تکبیرات بلند آواز سے کہنی چاہئیں۔ (دار قطنی، بیہقی، مصنف ابن ابی شیبہ) عورتیں بھی تکبیریں کہیں۔ (صحیح بخاری)

تکبیرات کے الفاظ:

[196] تکبیرات کے الفاظ یہ ہیں:

((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ))

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود

برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور ہر قسم کی

تعریفیں صرف اللہ ہی کیلئے ہیں۔“ (ابن ابی شیبہ)

((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا)) (مصنف عبدالرزاق، کتاب العیدین)

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بہت ہی بڑا ہے۔“

عید کا وقت:

[197] عید الفطر کو کچھ مؤخر کیا جائے تاکہ فطرانہ ادا کرنے کے وقت میں وسعت ہو جائے اور عید الاضحیٰ کو سورج روشن ہو جانے کے بعد علی الصبح ادا کیا جائے تاکہ قربانی کے وقت میں وسعت ہو۔ (المغنی ابن قدامہ ۳/۲۶۷) البتہ کسی بھی عید کو صلوٰۃ الاضحیٰ کے وقت سے مؤخر نہ کیا جائے۔ (صحیح بخاری تعلیقاً بالجزم، ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم، بیہقی موصولاً)

بعض متکلم فیہ روایات کے مطابق عید الفطر کا وقت سورج کے دو نیزے بلند ہو جانے پر اور عید الاضحیٰ کا وقت سورج کے ایک نیزہ بلند ہونے پر ہے۔ (کتاب الاضاحی حسن بن احمد البنا کما فی ارواء الغلیل ۱۰۱/۳، تلخیص الحبیر ۸۳/۲، نیل الاوطار ۲/۳۲۹۳) اور پوری امت کا تعامل اسی کا شاہد ہے۔ جبکہ زوالِ آفتاب کے بعد اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

نماز عید سے پہلے یا بعد کوئی نماز؟

[198] عید گاہ میں نماز عید سے پہلے یا بعد کوئی سنت نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم) البتہ اپنے گھر آ کر کوئی دو رکعتیں پڑھنا چاہے تو یہ ثابت ہیں۔ (ابن ماجہ، ابن خذیمہ، بیہقی، مسند احمد)

آذان واقامت:

[199] عیدین کیلئے نہ آذان ہے نہ اقامت۔ (بخاری ومسلم) اور نہ ہی الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ (نماز کی جماعت ہونے لگی ہے) جیسی کوئی صداء ونداء۔ (زاد المعاد)

رکعات نماز عید:

[200] نماز عید کی صرف دو ہی رکعتیں ہیں۔ (بخاری ومسلم)

کیفیت و طریقہ نماز عید:

[201] نماز عید کی ادائیگی کا طریقہ تو عام دو رکعتوں والا ہی ہے، سوائے اسکے کہ ان میں سے

پہلی رکعت میں دعاء افتتاح یا ثناء کے بعد اور دوسری رکعت میں تکبیر قیام کے بعد کچھ تکبیریں (اللہ اکبر، اللہ اکبر کہنا) عام نماز سے زیادہ ہیں، جنہیں ”تکبیرات زوائد“ کہا جاتا ہے۔

[202] ان تکبیرات زوائد کی تعداد پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ (دارقطنی) کے سواء سات اور

دوسری میں (تکبیر قیام کے سوا) پانچ ہے۔ (ابوداؤد، حاکم، بیہقی، احمد، ابن ابی شیبہ)

اکثر صحابہ و تابعین اور جمہور ائمہ و اہل علم اسی کے قائل ہیں۔ (نیل الاوطار ۲/۳۸۸، المجموع

۲۰/۵، فقہ السنہ ۱/۲۲۰)

ابوداؤد، بیہقی، مصنف عبدالرزاق اور مسند احمد کی بعض روایات و آثار میں پہلی رکعت میں (تکبیر

تحریمہ کے سواء) تین اور دوسری میں (تکبیر رکوع کے سواء) تین کا ذکر آیا ہے، لیکن محدثین

کرام نے ان روایات و آثار کو ضعیف و ناقابلِ جت قرار دیا ہے۔ (عون المعبود ۳/۹۶، نیل

الاطار ۲/۳۸۹-۳۹۰، الفتح الربانی ۶/۱۴۱-۱۴۲، تحفۃ الاحوذی ۳/۸۶-۸۷) امام بخاری

وترمدی (التلخیص ۲/۸۴) شیخ عبدالقادر جیلانی (غنیۃ الطالبین ص ۲۹۹) اور کبار علماء احناف

میں سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (حجة الله البالغہ ۲/۳۱) اور مولانا عبدالحی لکھنوی (التعلیق

الممجد ص ۱۴۱) نے بارہ تکبیروں والے مسلک کی ہی تائید کی ہے۔

[203] یہ تکبیریں سنت ہیں، جبکہ عمداً چھوڑ دینے یا سہواً چھوٹ جانے سے نماز باطل نہیں ہوتی

اور نہ ہی اس پر سجدہ سہو کی ضرورت ہے۔ (المغنی ۳/۲۵۷، نیل الاوطار ۲/۳۹۰، فقہ السنہ ۱/۳۲۰)

[204] ہر دو تکبیرات زوائد کے مابین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حسن بلکہ صحیح اثر

کی رو سے یہ کہنا مستحب ہے:

((سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) (معجم طبرانی کبیر، بیہقی)

”اللہ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“

[205] تکبیراتِ زوائد میں سے ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کا ذکر بعض احادیث میں آیا

ہے۔ (مسند احمد، دارمی، طیالسی، بیہقی) صحیح سند سے ثابت ایک اثر میں امام مالک نے بھی

ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کا ہی حکم دیا ہے۔ (کتاب العیدین فریابی بحوالہ الارواء

لالبانی ۱۱۳/۳-۱۱۴) البتہ شیخ البانی نے اپنی ایک دوسری کتاب میں لکھا ہے کہ جنازہ و

عیدین کی تکبیراتِ زوائد کے ساتھ رفع یدین والی احادیث عام ہیں، ان میں جنازہ وعیدین کا

ذکر نہیں، لہذا ان میں انکی عدم مشروعیت کا قول ہی صحیح و حق ہے۔ (تمام المنہ ص ۳۲۸-۳۲۹)

[206] نمازِ عیدین کی رکعتوں میں قراءت جہری ہے۔ اور پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد

سورۃ الاعلیٰ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی) اور دوسری میں الغاشیہ (هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ

الْغَاشِيَةِ) پڑھنی مسنون ہے۔ (مسند احمد، بیہقی، معجم طبرانی کبیر، مصنف ابن ابی

شبیہ) جبکہ پہلی رکعت میں سورۃ القمر اور دوسری میں ق پڑھنا بھی مسنون ہے۔ (صحیح مسلم)

خطبہ عید:

[207] نمازِ عیدین کی دو رکعتوں کے بعد امام کا خطبہ دینا سنت ہے۔ (بخاری و مسلم) اور خطبے

کا آغاز عام خطبہ (إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ) سے ہی ہونا چاہیے، خطبہ کے شروع یا دوران خطبہ

تکبیریں کہنا ثابت نہیں ہے۔ (زاد المعاد ۴۲۷/۱، تمام المنہ ص ۳۵۱، فقہ السنہ ۳۲۲/۱، المغنی)

[208] خطبہ عید کو خطبہ جمعہ کی طرح درمیان میں بیٹھ کر، اسے دو حصوں میں کر دینا کسی صحیح

حدیث سے ثابت نہیں، لہذا عید کا خطبہ صرف ایک ہی مسنون ہے۔ (ارواء الغلیل ۳۴۸/۳)

[209] عید گاہ میں منبر لے جانا ثابت نہیں۔ (بخاری و مسلم) اور امام کا ویسے ہی اپنے

قدموں پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا سنت ہے۔ (ابن حبان وابن خذیمہ) نماز عید سے پہلے خطبہ دینے اور منبر پر بیٹھ کر خطبہ عید کا آغاز عہد اموی میں مروان نے کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

[210] عید کا خطبہ سننا سنت ہے۔ (بخاری و مسلم) اگر کسی عذر و ضرورت کی بناء پر کوئی

خطبہ سننے بغیر چلا جاتا ہے، تو اسکی گنجائش ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی،

مسند رک حاکم، ابن خذیمہ، المنتقی لابن الجارود)

نماز عید کی دوسری جماعت:

[211] اگر کوئی عید گاہ پہنچے اور نماز کی جماعت ختم ہو چکی ہو تو اسے اکیلے یا اسی کی طرح بعد میں

آنے والے لوگوں کے ساتھ مل کر دوسری جماعت کروالینا چاہیے اور یہ حکم مردوں کی طرح ہی

عورتوں کیلئے بھی ہے۔ (صحیح بخاری، باب اذافاتہ العید یصلی رکعتین)

[212] ان دونوں رکعتوں کی دوسری جماعت والے بھی تکبیراتِ زوائد بھی کہیں گے۔

(بخاری تعلیقاً بالجزم، بیہقی و مصنف ابن ابی شیبہ و فریابی موصولاً)

[203] اسی طرح ہی اپنے اہل و عیال کے ساتھ مل کر بھی قضاء عید اپنے گھر میں بھی باجماعت

پڑھی جاسکتی ہے۔ (حوالہ جات سابقہ)

دوسرے دن نماز عید:

[204] اگر رمضان کا تیسواں روزہ رکھ لیا گیا اور زوالِ آفتاب کے بعد ثقہ لوگوں نے بتایا کہ ہم

نے رات چاند دیکھا تھا تو اُسی وقت سبھی روزہ کھول دیں اور اگلے دن نماز عید ادا کریں اور امام

خطبہ دے، جیسا کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ کیا تھا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی، ابن حبان، مسند احمد) یہ تو عید الفطر کے بارے میں ہے، جبکہ عید الاضحیٰ کو بھی اسی پر قیاس کیا گیا ہے۔ (سبل السلام ۶۴/۲، نیل الاوطار ۳۱۰/۳۲)

عید مبارک کہنے کا مسنون انداز:

[215] عید ملتے وقت عید مبارک، عید مبارک کی بجائے یہ مسنون صحیح الفاظ کہیں:

((تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ)) ”اللہ ہماری اور آپ کی (عبادات) قبول فرمائے۔“

(صلوۃ العیدین محاملی، الترغیب للاصباح، للتفصیل تمام المنۃ ص ۳۵۴-۳۵۶ الجوهر النقی علی البیہقی ۳۲۰/۳ وصول الامانی الی اصول التہانی للسیوطی ص ۱۰۹- الحاوی)

[216] نماز عید کے بعد مصافحہ و معانقہ (گلے ملنا) ع

رسم دنیا بھی ہے، موقع بھی ہے، دستور بھی ہے۔ مگر شرعاً یہ ثابت نہیں ہے، بلکہ یہ ایک خود ساختہ فعل اور ایجادِ نو ہے۔ حنفی، شافعی، مالکی حنبلی اور اہلحدیث علماء نے اس کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے۔ (فتاویٰ علامہ شمس الحق عظیم آبادی صاحب عون المعبود ص ۱۱۶-۱۲۵ مرتبہ مولانا محمد عزیر شمس)

اجتماع عید و جمعہ:

[217] کبھی عید و جمعہ یکجا ہو جائیں تو یہ ایک افواہ کے مطابق ”بھاری“ ہیں۔ ع

”یہ اُمت خرافات میں کھو گئی۔“ لیکن نبی ﷺ نے ایک مرتبہ عید و جمعہ کے یکجا ہو جانے پر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ ”آج تمہارے لئے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں۔“ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، بیہقی، احمد، حاکم) یہی بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے یکجا

آجانے پر فرمائی۔ (بخاری) ایسے ہی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ (ابوداؤد، نسائی)

[218] ایسے میں نماز عید پڑھ لینے والوں سے نماز جمعہ کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد نسائی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، بیہقی، مستدرک حاکم، مسند احمد) البتہ امام کو جمعہ پڑھانا چاہیے تاکہ جو لوگ پڑھنا چاہیں ان کیلئے انتظام ہو، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں (خصوصاً دور سے آنے والوں) کے لئے رخصت کے اعلان کے ساتھ ہی فرمایا کہ ”ہم تو جمعہ پڑھیں گے۔“ (حوالہ جات سابقہ)۔ ایسے ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی کیا۔ (صحیح بخاری) اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی ایسے دن میں نماز جمعہ نہیں پڑھائی تھی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انکی تائید کی تھی۔ (ابوداؤد، نسائی)

[219] اجتماع عید و جمعہ کی شکل میں عید باجماعت پڑھیں اور جامع مساجد سے دور کے لوگ اپنی اپنی مساجد میں نماز ظہر پڑھ لیں۔ انکے لئے یہی کافی ہے، اور قریب والے اور آسانی سے پہنچ سکے والے جمعہ میں شریک ہو جائیں۔ وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابوعدنان محمد منیر قمر

الحکمۃ الکبریٰ، الخمر۔ الرمز البریدی: ۳۱۹۵۲ (سعودی عرب)

فہرست مطبوعاتِ توحید پبلیکیشنز

کتاب نمبر	عنوان	مصنف / مترجم
1	بدعات اور ان کا تعارف	تالیف / علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی
2	نمازِ پنجگانہ کی رکعتیں مع نماز و تہجد و جمعہ	تالیف / ابوعدنان محمد منیر قمر
3	مختصر مسائل واحکام رمضان، روزہ اور زکوٰۃ	تالیف / ابوعدنان محمد منیر قمر
4	مختصر مسائل واحکام طہارت و نماز	تالیف / علامہ محمد صالح العثیمینؒ ترجمہ / ابوعدنان محمد منیر قمر
5	زیارتِ مدینہ منورہ - احکام و آداب	تالیف / علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ ترجمہ / ابوعدنان محمد منیر قمر
6	ٹوپی و پگڑی سے یا ننگے سے نماز؟	تالیف / ابوعدنان محمد منیر قمر
7	جشنِ عید میلاد النبی ﷺ؛ یومِ وفات پر!!	تالیف / ابوعدنان محمد منیر قمر
8	دنیوی مصائب و مشکلات؛ حقیقت، اسباب، ثمرات	تالیف / محترمہ شوانہ عبدالعزیز ترجمہ / شاہد ستار تقدیم و تہذیب و اضافہ / ابوعدنان محمد منیر قمر



آپ کے لئے خوشخبری!

توحید پبلیکیشنز کی طرف سے جلد شائع ہونے والی مفید مطبوعات !!

- | کتاب نمبر | عنوان | مصنف/مترجم |
|-----------|--|--|
| 10 | محبّت رسول ﷺ ☆ حقیقت | حاصل مطالعہ از قلم/ |
| 11 | ☆ تقاضے اور ☆ غلطیوں کی اصلاح | ابولکیم مقصود الحسن فیضی |
| 11 | دین کے تین اہم اصول مع مختصر مسائل نماز | تالیف/ شیخ الاسلام محمد بن سلیمان التیمی |
| 12 | شکوہ و شبہات کا ازالہ | ترجمہ/ ابوعدنان محمد منیر قمر |
| 12 | شکوہ و شبہات کا ازالہ | تالیف/ شیخ الاسلام محمد بن سلیمان التیمی |
| 13 | استقامت۔ راہ دین پر ثابت قدمی | ترجمہ/ شوانہ عبدالعزیز |
| 14 | رکوع میں آکر ملنے والے کی رکعت؟ | ترجمہ/ شاہد ستار |
| 14 | اور رکوع سے سجدہ جانے کی کیفیت | تقدیم و تہذیب/ ابوعدنان محمد منیر قمر |
| 15 | دعوۃ الی اللہ اور داعی کے اوصاف | تالیف/ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز |
| 15 | سنت واجب العمل ہے اور اس کا منکر کافر ہے | ترجمہ/ ابوعدنان محمد منیر قمر |
- آپ بھی ان کتابوں کی طباعت میں حصہ لے سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کے مستحق بن سکتے ہیں۔ اگر آپ طباعت میں حصہ لینا چاہتے ہیں تو اس پتہ پر ای میل (Email) کیجئے۔

رابطہ کریں Emailto:tawheed_pbs@hotmail.com

